رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی



منارۃ المسیح

نمبر ۴ | ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۰ شوال سنہ ۱۳۱۹ھ یوم جمعہ | جلد ۶

فہرست مضامین

مختصر نوٹ و نکات

تجدید دین مسجد نشین ملاؤں یا شرائع جدیدہ کے موجد مشائخوں کا کام نہیں بلکہ یہ اس پاک دل انسان کا کام ہو سکتا ہے جو اپنی طہارت باطنی اور صفائی قلب اور عاشقانہ جوش کی وجہ سے مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو ۔ اسکی شناخت کے لیے یہ غلطی کی جاتی ہے کہ اپنے زمانہ کے اصولوں اور منطق پر اسکی دعاوی کو پرکھتے ہیں حالانکہ اسکی شناخت کی راہ وہی ہے جو خدا کے برگزیدہ نبیوں کی ہوتی ہے ۔

دنیوی ریفارمروں اور خدا تعالےٰ کے مامور دین میں ایک عظیم الشان فرق ہوتا ہے جو عوام کی نظر سے مستور ہوتا ہے ۔ وہ کیا ہے ؟ ریفارمر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر نہیں آتا اسکے افعال و اعمال از قبیل کوشش ہوتے ہیں اور مامورین اللہ کے از قبیل جوشش ۔ ریفارمر حرکت قال سے

ہوتا ہے بجائیکہ مامورین اللہ حالت سے نہ
رفتار مرطابق پست ہوتا ہے مامورین اللہ
اعتراضات فرد میں نہیں ہوتا بلکہ ولولا پیدا
ہوتا ہے باز رفتار مر کے کاموں میں وہ استقلال
اور ثبات قدم نہیں ہوتا جو ایک مامورین اللہ کے
اعمال میں نظر آتا ہے۔
رفتار مرد نہ اسی ناکامی اور مایوسی یا مخالفت
پیچھے پیر جاتا ہے مگر مامورین اللہ کا قدم
مخالفت کی تیزی کے ساتھ زیادہ مضبوط
اور زیادہ تیز رفتار ہوتا جاتا ہے۔

ہمارے مخدوم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب
سے کسی شخص نے ثواب کے متعلق سوال کیا آپ
نے فرمایا ثواب کی فلاسفی اطاعت الٰہی ہی ہے
اللہ تعالیٰ کے امر کی بجا آوری اور نہی سے
رک جانا جو نتیجہ پیدا کرتا ہے وہی ثواب
کہلاتا ہے

اس زمانہ کے متکلم اور لیکچرار کی اصل غرض اپنا
علمی سرمایہ دکھانا مقصود ہوتا ہے یا اپنی
جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجت سے
کسی سادہ لوح کو اپنے پیچھے لانا۔ برخلاف
اس کے حضرت مسیح موعود کا کلام سننے
والا بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ نبیوں کے طریق
پر بولتا ہے جو نہایت سادگی سے کلام
کرتے اور جو اپنے دل پر اترتا ہوا پاتے ہیں
دوسروں کے دلوں پر ڈالتے ہیں وہ محض
کو افسانہ کے طور پر کچھ نہیں سناتے بلکہ ان کو
روحانی مریض پا کر علاج کے طور پر ارشاد
فرماتے ہیں۔

تعلیم اور پیشگوئی میں امتیاز نہ کرنے کے باعث اکثر
لوگ غلطی کھاتے ہیں یہ تعلیم بالکل کھلے کھلے
الفاظ میں ہوتی ہے اور اسکے لیے تشریح اور
تفصیل ضروری ہے بہ علاوہ۔ یہ تعلیم اکثر
معرض افادہ و افاضہ میں آتی رہتی ہے
اس لیے اس کے معانی اور مفہوم میں کسی
قسم کا اختلاف اور خفا نہیں ہوتا برخلاف
اس کے پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات
بھی ضرور ہوتے ہیں اور تعلیم کی طرح افادہ
اور افاضہ کے سلسلہ کے نیچے نہ رہ کر
ایک طرح سے گوشہ گمنامی میں پڑی رہتی ہیں یہ
اس لیے جہاں کہیں تعلیم اور پیشگوئی میں تناقض
ہو تو پیشگوئی کے وہ معنے کرنے چاہییں جو
تعلیم کے موافق ہوں۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

کی تفسیر میں ایک مقام پر ہمارے سید و مولیٰ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے اس وعدہ کے موافق اپنے کلام کی چار
طرح سے محافظت کی ہے۔ اول حافظوں کے
ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ
رکھا اور ہر صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا
کیے جو اس کے پاک کلام کو سینوں میں حفظ رکھتے
ہیں ایسا حفظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جاوے
تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور
اس طرح پر قرآن کریم کو تحریف لفظی سے
ہر ایک زمانہ میں بچایا۔ دوسرے ایسے ائمہ
اور اکابر کے ذریعہ سے جنکو ہر ایک صدی میں
فہم قرآن عطا ہوا ہے جنہوں نے قرآن شریف
اور خدا کی تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف
معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے
ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل
کے ساتھ تطبیق دیکر خدا کے پاک کلام کو
کوتہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے
بچایا۔ چوتھے روحانی انعام پانیوالے
لوگوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کے
پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور
معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا۔

اے قوم کے بزرگو! دانشمندو!! تمہیں
کیا ہو گیا کہ تمہاری نظریں زمین دوز ہیں؟
ذرا نظر اٹھا کر تو دیکھو! کہ آسمان اور زمین
کسی آنیوالے کی تصدیق اور تائید کے لیے
نشان پر نشان دکھا رہے ہیں اور تم ہو کہ
مست و خواب گراں ہو۔
کیا تمہیں معلوم نہیں کہ چودھویں صدی میں بھی
انیس برس گذرنے کو آئے؟ کیا معلوم نہیں
کہ رمضان میں دو مرتبہ کسوف و خسوف ہو چکا
جو مہدی معہود کا خاص نشان ہے؟ کیا
ارتداد کی وبا سے لاکھوں انسان مخلوق پرستی
اور مردہ پرستی کی قبر میں نہیں پہنچا دیے
کیا نصرانیت صلیب کی لعنت لیے ہوئے
کئی گھروں کو تباہ کر گئی؟ پھر تم خدا تعالیٰ
پر کیوں ایسے بدظن ہو کہ اسکی نگاہ ان حوادث
اور آفات پر پڑتی ہے اور ابھی تک ان گم گشتہ
انسانوں کو ان عذابوں اور دکھوں سے نجات
دینے والا کوئی نہیں بھیجا؟ اے بزرگو! اے
دانشمندو!! اے صوفیہ سجادہ نشینو!!!
آخر خدا سے صلح کرو۔ خدا ترسی سے کام لو تا خدا
تمہارے وجود پر تمہاری نگاہ پڑے۔ غیر معمولی سماوی
حوادث اور زمین کے انذاری امراض کیا صرف تمہیں
تمہارے طعن اور سب و شتم نمودار ہو رہے ہیں
پس یہ وقت رونے کا ہے نہ سونے کا۔ اٹھو اور
ایمان کی منادی کرنیوالے کی آواز پر لبیک کہتے
ہوئے دار الامان پہنچو۔

طاعون ملک میں نہایت خطرناک صورت میں

اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور وہ پودے جو ۶ر
فروری ۱۸۹۸ء کو دکھائے گئے مامور و مسیح کو
نہایت بد اور کریہ شکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک
صورت میں دکھائے گئے تھے وہ اب بڑے بڑے
درخت بنتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یامسیح
الخلق عدوانا کا الہام پورا ہو رہا ہے
مگر ملک میں بیحیائی اور بیباکی کا بڑھ جانا اور یہی
بدقسمتی کی دلیل ہے۔ ہمیں ان تحریروں کو پڑھ کر
افسوس ہوتا ہے جنمیں ان خدا کے نشانوں پر
ہنسی کی جاتی تھی۔ ہنسی کرنیوالو! اور ٹھٹھے
مارنیوالو یہ وقت اصلاح اور تجدید توبہ کا ہے
خدا سے صلح کا ہے نہ جنگ کا۔ اب جبکہ طاعون
کمیشن کی رپورٹیں بھی اسباب اور انسدادی تدبیروں
پر مطمئن نہیں ہو سکتیں تو کیوں اس صدا کی طرف
کان نہیں لگاتے جو سچی پاکیزگی۔ توبہ و استغفار
نیک عملوں۔ ترک معصیت۔ صدقات و خیرات کی
طرف متوجہ کرتی ہے اور کہتی ہے۔

خور تاباں سیاہ گشت است از بدکاری مردم
زمیں طاعون همی آرد پی تخویف و انذارے
بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے
نشاید تافتن سر زاں جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمی چوں کرم بیکارے

اظہار رائے

مندرجہ ذیل کتابیں بغرض اظہار رائے دفتر الحکم میں
پہونچی ہیں کسی اگلی اشاعت میں ہم ان پر مختصراً
کچھ نہ کچھ لکھیں گے رسالہ آتشک و سوزاک۔
تقویم الاسلام۔ کلام ناطق

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمن

سلسلہ کیلیے دیکھو نمبر ۳ جلد ۶

یاد رکھو کہ ایک فعل انسان کی طرف سے اول اسرزد ہوتا ہے پھر اسکے بعد جو اثر یا خاصیت مخفی ہو خدا تعالے کا ایک فعل اسپر مترتب ہو کر اسے ظاہر کر دیتا ہے مثلاً جب ہم اپنے گھر کی کوٹھڑی کی کھڑکی کو بند کر دیتے ہیں تو یہ ہمارا فعل ہے اور اسپر خدا تعالے کا فعل یہ سرزد یہ ہوتا ہے کہ اس کوٹھڑی میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت بند ہو کر تاریکی ہو جاوے گی + پس یہ ایک عادۃ اللہ اور قدیم سے اسی طرح چلی آتی ہے اور اسمیں کوئی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا ہے کہ انسانی فعل پر خدا کیطرف سے ایک فعل سرزد ہوتا ہے - اسی طرح جیسے یہ نظام ظاہری ہے اندرونی انتظام میں بھی یہی قانون ہے جو شخص صاف دل ہو کر تلاش حق کرتا ہے اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم سلب عقائد ہی کی حالت میں آتا ہے تو وہ سچائی کو ضرور پا لیتا ہے - لیکن اگر وہ اپنے دل میں پہلے سے ایک بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اور ضد اور تعصب کے حلقوں میں گرفتار ہو کر آتا ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا معاندانہ جوش بڑھ کر فطرت کے انوار کو دبا لیتا ہے اور دل سیاہ ہو جاتا ہے - پھر وہ حق و باطل میں امتیاز کرنے کی توفیق نہیں پاتا ہے - پس خدا تعالیٰ سے پاکیزگی اور ہدایت کے پانے کے لیے خود ہی اپنے اندر ایک پاکیزگی کو پیدا کرنا چاہیے اور وہ یہی ہے کہ انسان بخل اور تعصب کو چھوڑ دے اور اپنے نفس کو ہرگز دھوکا نہ دے - یہ بالکل سچ ہے کہ جو شخص تلاش حق کا دعوی کر کے نکلتا ہے اور پھر اپنی جگہ پہلے ہی کسی مذہب کے اصول کو فیصلہ کر کے قطعی ہی قرار دے لیتا ہے وہ دنیا کا طالب ہوتا ہے جو دنیا کی فتح و شکست پر مرتا ہے - میں اس بات کا قائل نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا کو مانتا ہے نہیں میرے نزدیک وہ دہریہ ہے پاکدل جو کسی کی زجر و توبیخ کی پروا نہیں کرتا اور جو اقرار کر لینے میں ندامت اور شرمساری نہیں پاتا وہی ہوتا ہے جو حق کو پا لیتا ہے ایسے ہی دل پر خدا کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

یاد رکھو خدا تعالی ہرگز ایسے شخص کو ضائع نہیں کرتا جو اسکی جستجو میں قدم رکھتا ہے - وہ یقیناً ہے اور جیسے ہمیشہ سے اس نے اَنَا الْمَوْجُوْد کہا ہے اب بھی کہتا ہے جسطرح حضرت مسیح پر وحی ہوتی تھی اسی طرح اب بھی ہوتی ہے - میں سچ کہتا ہوں اور یہ نرا دعوی نہیں اسکے ساتھ روشن دلائل ہیں کہ پہلے کیا تھا ؟ جواب نہیں اب بھی وہی خدا ہے جو سدا سے کلام کرتا چلا آیا ہے اسنے اب بھی دنیا کو اپنے کلام سے منور کیا ہے۔

ایک اور ضروری بات ہے جو میں کہنی چاہتا ہوں اور وہ **کفارہ** کے متعلق ہے کفارہ کی اصل غرض تو یہی بتائی جاتی ہے کہ نجات حاصل ہو - اور نجات دوسرے الفاظ میں گناہ کی زندگی اور اسکی موت سے بچ جانے کا نام ہے مگر میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ خدا کے لیے انصاف کر کے بتاؤ کہ گناہ کو کسیکی خودکشی سے فلسفیانہ طور پر کیا تعلق ہے ؟ اگر مسیح نے نجات کا مفہوم یہی سمجھا اور گناہوں سے بچانے کا یہی طریق انھیں سوجھا تو پھر نعوذ باللہ ہم ایسے آدمی کو تو رسول بھی نہیں مان سکتے - کیونکہ اس سے گناہ رک نہیں سکتے - آپکو یورپ کے حالات اور لنڈن اور پیرس کے واقعات اچھی طرح معلوم ہوں گے - بتاؤ کونسا پہلو گناہ کا ایسا ہے جو نہیں ہوتا سب سے بڑھ کر زنا توریت میں لکھا ہے مگر دیکھو کہ یہ سیلاب کس زور سے ان قوموں میں آیا ہے جنکا یقین ہے کہ مسیح ہمارے لیے مرا۔

اس خودکشی کے طریق سے تو بہتر یہ تھا کہ مسیح دعا کرتا اور لمبی عمر ملے تا کہ وہ نصیحت اور وعظ ہی کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا مگر یہ سوجھی تو کیا سوجھی۔

اسکے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جو میں نے پیش کی تھی اور اب تک کسی عیسائی نے اس کا جواب نہیں دیا - اور وہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا اب لعنت کے معنوں کے لیے عبرانی یا عربی کے لغات نکال کر دیکھ لو کہ ملعون کسے کہتے ہیں - لعنت کی کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ **لعین** شیطان کا نام ہے اور ملعون وہ شخص ہوتا ہے جسکا خدا سے کوئی تعلق نہ ہو اور وہ خدا سے دور ہو + اب عیسائیوں نے یہ بالاتفاق اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے کہ مسیح ہمارے بدلے لعنتی ہوا - چنانچہ تین دن کے لیے اسے ہاویہ میں بھی رکھتے ہیں اب یہ لعنتی قربانی جو انکے عقیدہ کے موافق ہوئی - نجات سے کیا تعلق رکھ سکا ہوا ؟

غرض جسقدر اسپر غور کرتے جائیں گے اسی قدر اسکی حقیقت کھلتی جاوے گی - میں آپکو بتاتا ہوں کہ اصل مسیح کے متعلق عیسائیوں اور یہودیوں دونوں نے افراط اور تفریط سے کام لیا ہے عیسائیوں نے تو یہانتک افراط کی کہ ایک عاجز انسان کو جو ایک ضعیفہ عورت کے پیٹ سے عام آدمیوں کیطرح پیدا ہوا خدا بنا لیا اور پھر گرایا بھی تو یہانتک کہ اسے ملعون بنایا اور ہاویہ میں گرایا - یہودیوں نے تفریط کی یہانتک کہ معاذ اللہ اسے ولد الزنا قرار دیا اور بعض انگریزوں نے بھی اسکو تسلیم کر لیا - اور سارا الزام حضرت مریم پر لگایا مگر قرآن شریف نے آکر ان دونوں قوموں کی غلطیوں کی اصلاح کی - عیسائیوں کو بتایا کہ وہ خدا کا رسول تھا خدا نہ تھا - اور وہ ملعون نہ تھا مرفوع تھا اور یہودیوں کو بتایا کہ وہ ولد الزنا نہ تھا بلکہ مریم صدیقہ عورت تھی احصنت فرجہا کی وجہ سے اسمیں نفخ روح ہوا تھا + یہی افراط و تفریط اس زمانہ میں بھی ہوئی ہے + اور خدا تعالے نے مجھے بھیجا ہے کہ میں انکی اصل عزت کو قائم کروں مسلمان ناواقفی سے انھیں انسانی صفات سے بڑھ کر قرار دینے میں غلطی کرتے ہیں اور ان کی موت کی رازکی حقیقت سے ناواقف ہیں عیسائی مصلوب قرار دیکر ملعون بناتے ہیں پس اب وقت آیا ہے کہ مسیح کے سر پر سے وہ الزام دور کیے جائیں جو ایک مدت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دیے تھے - پس اسلام کا کس قدر احسان مسیح پر ہے - میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان باتوں پر پورا غور کر لیں گے - میں آپکو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھیں

کوئی بات نہ آوے تب تک آپ بار بار پوچھیں یہ اچھا طریق نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہدیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اس کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔ مرزا سراج الدین جو یہاں آیا تھا اُس نے ایسا ہی کیا اور کچھ فائدہ نہ اُٹھایا اُس نے آپکو کچھ کہا تھا؟

منشی عبد الحق صاحب

ہاں وہ مجھے منع کرتے تھے کہ وہاں مت جاؤ کچھ ضرورت نہیں ہے جب ہم نے ایک سچائی کو پا لیا۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ اور تلاش کرتے پھریں اور یہ بھی اُنہوں نے کہا تھا کہ جب میں آیا تھا تو وہ مجھے تین میل تک چھوڑنے آئے تھے (ایڈیٹر۔ سلیم الفطرت لوگ حضرت مسیح موعود کی شفقت اور ہمدردی پر غور کریں اور اس جوش کا اندازہ کریں جو اسکی فطرت میں کسی روح کو بچا لینے کیلئے ہے۔ کیا تین میل تک جانا محض ہمدردی ہی کے لیے نہ تھا؟ ورنہ میاں سراج الدین سے کیا غرض تھی؟ اگر فطرت سلیم ہو تو آپ کی اس جوش ہمدردی ہی سے حق کا پتہ پا لے۔ ہمارے لیے ایسا سچا جوش رکھنے والے بجبر خدا کا سلام ہو سلامت برتو اے مرد سلامت۔) اور پسینہ آیا ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ

اس پسینہ سے اُس نے یہ مراد لی کہ گویا جواب نہیں آیا۔ افسوس۔ آپ اُس سے پوچھتے تو سہی کہ پھر وہ یہاں رہ کر نمازیں کیوں پڑھتا تھا اور کیا اُس نے نہیں کہا تھا کہ میری تسلی ہو گئی میرے سامنے ہو تو میں اُسکو بات دیکر پوچھوں۔ سامنے ہونے سے کچھ تو شرم آجاتی ہے۔

منشی عبد الحق صاحب

میں نے نمازوں کا حال پوچھا تھا اُنہوں نے کہا تھا کہ ہاں میں پڑھا کرتا تھا۔ اور آخر میں نے کہدیا تھا کہ میں کسی سرد مقام پر جا کر فیصلہ کروں گا اور یہ بھی مسٹر سراج الدین نے کہا تھا کہ مرزا صاحب شہرت پسند ہیں میں نے چار سوال پوچھے تھے اُن کا جواب چھاپ دیا۔

حضرت اقدس

ہمیں تو شہرت پسندی کی کوئی بات نہیں ہم کیوں حقکو چھپاتے اگر چھپاتے تو گنہگار ٹھہرتے اور معصیت ہوتی۔ خدا نے جب مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تو پھر میں حق کا اظہار کرونگا اور جو کام میرے سپرد ہوا ہے اُسے مخلوق کو پہونچاؤں گا۔ اور اس بات کی مجھے کوئی پروا نہیں کہ کوئی شہرت پسند کہے یا کچھ اور آپ اُنکو پھر خط لکھیں کہ وہ یہاں کچھ دن اور رہ جائیں۔

الغرض ان باتوں میں آپ مکان کے قریب پہنچ گئے اور اُسوقت حضرت اقدس نے منشی عبد الحق صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام تب ہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہدیں اور پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یہ کہکر آپ گھر میں تشریف لے گئے۔ ایڈیٹر

دوسری ملاقات

۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء

خاکسار ایڈیٹر الحکم نے کل روئداد کو مرتب کر لیا تھا اس لیے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ میں اسکو سنا دیتا ہوں تاکہ مسٹر عبد الحق صاحب اور جناب بھی سن لیں اگر کوئی بات خلاف واقع ہو تو اُسے بیان کر دیا جاوے یا رہ گئی ہو تو اسے بتا دیا جاوے حضرت اقدس نے اس طریق کو پسند فرما کر اس روئداد کے پڑھنے کی اجازت دی چنانچہ وہ پڑھ کر سنا دی گئی اور پھر سلسلہ کلام یوں شروع ہو گیا۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعودؑ

مامور اگر ان امور کی جو اسپر کھولے جاتے ہیں اشاعت نہ کرے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مخلوق پر ظلم کرتا ہے اور خدا تعالے کے پھر وہ فرض کو انجام نہیں دیتا۔ مامور کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ وہ اشاعت حق سے نہیں رُکتا اور ہمیں افسوس ہوتا ہے جب انجیل میں ایسے فقرات دیکھتے ہیں جنمیں مسیح اپنے آپ کو چھپانے اور کسی پر ظاہر نہ کرنے کی تعلیم اپنے شاگردوں کو دیتا ہے۔ مامورین میں ایک شجاعت ہوتی ہے اسلیے وہ کبھی بھی اپنے پیغام پہونچانے اور اشاعت حق میں نہیں ڈرتا۔ شہادت حقہ کا چھپانا سخت گناہ ہے پس میں کیونکر اُس حقیقت کو چھپا سکتا ہوں جو خدا نے مجھپر کھولی ہے + میرے نزدیک یہ طریق بہت ہی مناسب ہے جو یہ اسطرح پر مرتب ہو جایا کرے آپ نے اب دوبارہ سُن لیا ہے اسپر غور کریں اور جو کچھ آپکو شک باقی ہو بے شک پوچھ لیں۔

مسٹر عبد الحق

میں اسپر مزید غور کروں گا۔

حضرت مسیح موعود

میں آپ کی اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ جلدی نہیں کی آپ بے شک چار پانچ روز تک اسپر کافی غور کر لیں۔

مسٹر عبد الحق

میں نے آج ایک سوال قرآن شریف کی ضرورت پر سوچا تھا مگر وہ اس تقریر میں آچکا۔ میں ایک یہ سوال بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ انجیل میں تحریف ہو گئی ہے اگر کوئی یہ پوچھے کہ اصل کہاں ہے؟ تو اسکا کیا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ

یہ سوال آپ کا ایک نیا سوال ہے اور پہلے سوالوں سے الگ ہے میں چاہتا ہوں کہ تداخل نہ ہو میں اس سوال کا جواب اب بیان کرونگا مگر اول مناسب یہی ہے کہ آپ اپنے سوالوں کے جواب پر غور کر کے اور جو کچھ ان کے متعلق پوچھنا ہو پوچھ لیں اور جب وہ طے ہو جائیں پھر میں آپکے اس سوال کا جواب دوں گا + مگر تداخل کو میں مناسب نہیں سمجھتا جیسے تداخل طعام درست نہیں ہے یعنی ایک کھانا کھایا پھر کچھ اور کھا لیا پھر کچھ اور اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ سوء ہضم ہو کر ہیضہ یا قے یا کسی اور بیماری کی نوبت آئے اسی طرح تداخل کلام منع ہے تداخل کلام سے کوئی بات محفوظ نہیں رہ سکتی اور انسان اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا بلکہ وہ وقت بالکل ضائع چلا جاتا ہے۔

میری یہی مراد ہے کہ یہ سوالات آپ کے باترتیب ہوں اور ہر سوال کی ایک منزل بھی جاوے اور اسکو دوسرا سوال قرار دیا جاوے اسوقت میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں خلط بحث کر کے اپنا وقت ضائع کروں اور آپ کو فائدہ سے محروم رکھوں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو پورا فائدہ پہونچاؤں جو میرے امکان و طاقت میں ہے اور اسکے لیے میری رائے میں یہی طریق مناسب ہے جو اختیار کیا گیا ہے۔ میں اس سوال کا جواب دیتے وقت آپ کو بتاؤں گا کہ تخریب کے خیالات شروع میں مسلمانوں سے پیدا نہیں ہوئے بلکہ انجیل کے ماننے والوں ہی کیطرف سے ان خیالات کی ابتدا ہوئی ہے۔ اور میں اسکو جیسا مینے کہا ہے دوسرے وقت پر رکھتا ہوں جب آپ پہلے سوالوں کے جوابات سمجھ لیں گے۔

جو لوگ بحث مباحثہ کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور تلاش حق اُن کا مقصد نہیں ہوتا وہ ایک ہی جلسہ میں سب کچھ طے کر لینا چاہتے ہیں میں اسکو مذہبی قمار بازی کہتا ہوں جیسے قمار باز یہی چابکدستی اور چالاکی سے ہاتھ مارنا چاہتے ہیں اسی طرح پر یہ لوگ کرتے ہیں اور ہمنے تجربہ سے دیکھ لیا ہے کہ اصل بات کو چھپاتے ہیں اور فرضی اور خیالی باتیں پیش کرتے ہیں۔ پس میں اسکو بہت ہی برا سمجھتا ہوں کہ انسان مذہبی قمار بازی کے لیے دست دراز ہو۔ اور خدا کا ذرا بھی خوف اور حیا نہ کر کے اپنی چالاکیوں سے کام لے۔ یہ مذہبی قمار بازی کب ہوتی ہے جب دنیا کی ہار جیت اور خیالی فتح و شکست مد نظر ہو۔ اور احباب اور ہمعصروں کی نگاہ میں واہ واہ سُننے اور فتحیاب کہلانے کا خیال دل میں ہو۔ یہ قمار بازی دنیا کی قمار بازی سے بہت ہی بڑھ کر نقصان رساں ہے کیونکہ اُسمیں تو صرف مال کا زیان ہے مگر اس قمار بازی میں دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں اور تمام اخلاقی اور روحانی قوتیں جو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات کا وارث بنا سکتی ہیں ہار دیجاتی ہیں۔ اور اس متاع کے ہارنے سے جو رنج پیدا ہوتا ہے وہ ابدی ہوتا ہے پس اس قمار بازی کے خیال کو کبھی پاس بھی آنے نہیں دینا چاہیے اگر مقصد عظیم یہ ہو کہ راستبازوں کے نور سے حصہ ملے کبھی کوئی شخص اس نور کو نہیں پا سکتا اور اس متاع کو محفوظ نہیں رکھ سکتا جو فطرت سلیم اسکے پاس ہے جب تک حق گوئی اور حق جوئی اور پھر قبول حق کے لیے ساری دنیا کو اس کے سامنے مردہ قرار نہ دے لے اور ان امور کے لیے خدا تعالیٰ سے ایک عہد کرے جو ایسا عہد خدا تعالیٰ سے نہیں کرتا وہ خدا کو مانکر بھی دہریہ ہے

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ جیسے امراض کا بحران ہوتا ہے اسی طرح پر مختلف ملتوں اور مذہبوں کے بحران کے یہ ایام ہیں شیطان کی بھی یہ آخری جنگ ہے اسلیے وہ اپنے تمام آلات حرب و ضرب لیکر حق کے مقابلہ میں نکلا ہے اور وہ پورے زور اور پوری طاقت سے کوشش کرتا ہے کہ حق پر غلبہ پاوے مگر خود اُسے بھی یقین کامل ہے کہ اسکی یہ ساری کوشش بے سود اور بیفائدہ ہوگی اور بہت جلد وہ وقت آتا ہے کہ شیطان مارا جائیگا اور ملائک کی فتح ہوگی۔ مگر باایں ہمہ وہ اپنی پوری طاقت سے اسوقت میدان میں آیا ہے اور اسکی بالمقابل حق بھی ہے اور اسکے سامان اور ہتھیار بھی آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ چونکہ اسوقت دونوں میدان میں ہیں پس تمکو واجب ہے کہ حق کا ساتھ دو۔

اور میں نے بارہا اس امر کو بیان کیا ہے اور اب پھر بتاتا ہوں کہ حق کی شناخت کے واسطے تین نشان ہیں ان پر اگر تم اسکو جسے حق کہا جاتا ہے پرکھلو گے تو تم کو شیطان دہوکا نہ دیسکے گا۔ ورنہ اُس نے اپنی طرف سے التباس حق و باطل کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

اور وہ نشان یہ ہیں اول نصوص صریحہ۔ یعنی جو معتقدات ہم رکھتے ہیں دیکھنا چاہیے کہ کیا ان کا نام و نشان خدا تعالیٰ کی کتاب میں بھی پایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کے متعلق منقولی شہادت یعنی نصوص صریحہ قطعیہ نہوں تو خود سوچنا چاہیے کہ اسکو کہاں تک وقعت دیجا سکتی ہے۔ مثلاً جیسے کیمیاگر کہتا ہے کہ میں ایکہزار کا دس ہزار کر دیتا ہوں تو کیا یہ ضروری نہیں کہ ہمیں علم ہو کہ پہلے کتنے ایسے بزرگ گذرے ہیں لیکن جب ہم اسپر غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ ہزاروں نے ایسی باتوں میں آکر نقصان اُٹھایا ہے ہمارے اس علاقہ میں ایک کیمیاگر اسی طرح پر دو آدمیوں کو ایک ہی وقت میں ٹھگ کر لیگیا غرض پہلا نشان نصوص صریحہ کا ہے اس کے ذریعہ اگر ہم عیسائیوں کے عقائد کو پرکھنے لگیں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ زا طمع ہے حق کی چمک اسمیں نہیں ہے جیسا کہ کل مینے بیان کیا تھا کہ تثلیث اور یسوع کی خدائی کی بابت اگر یہودیوں سے پوچھا جاوے اور انکی کتابوں کو ٹٹولا جاوے تو صاف جواب ہے وہ کبھی تثلیث کے قائل نہ تھے اور نہ کبھی انہوں نے کسی جسمانی خدا کی بابت اپنی کتاب میں پڑھا تھا جو کسی عورت کے پیٹ سے عام بچوں کی طرح حیض کے خون سے پرورش پا کر نو مہینے کے بعد پیدا ہونیوالا ہو۔ اور انسانوں کے سارے دکھ جسرہ چیچک وغیرہ جو انسانوں کو ہوتے ہیں اُٹھا کر آخر یہودیوں کے ہاتھ سے مار کھاتا ہوا صلیب پر چڑھایا جاوے اور پھر ملعون ہو کر تین دن ہاویہ میں رہ کر یا باپ بیٹا روح القدس کے مجموعہ اور مرکب خدا ہی کا ذکر انکی کتابوں میں کہیں ہوتا اگرچہ توہم عیسائیوں سے ایک عرصہ سے سوال کرتے رہے ہیں وہ دکھائیں برخلاف اس کے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے منجملہ اور اعتراضوں کے جو اسپر کیے سب سے بڑا اعتراض یہی تھا کہ یہ خدا کا بیٹا اور خدا بنتا ہے اور یہ کفر ہے اگر یہودیوں نے توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں یہ تعلیم پائی تھی کہ دنیا میں خود خدا اور اُس کے بیٹے بھی ماریں کھانے کے لیے آیا کرتے ہیں اور انہوں نے دس پانچ کو دیکھا تھا۔ تو پھر انکار کی وجہ کیا ہو سکتی تھی؟ اصل حقیقت یہی ہے کہ اس معیار پر یہ عقیدہ کبھی پورا نہیں اُتر سکتا اس لیے کہ اس میں حقانیت کی روح نہیں ہے۔

اور دوسرا طریق شناخت حق اور اصل کہنا کا یہ ہے کہ عقل سلیم بھی اسکی مصر اور معاون ہو۔ عقل ایسی چیز ہے کہ اگر اسے چھوڑ دو تو دین اور دنیا دونوں کے کاموں میں فتور پیدا ہوتا ہے۔ اب عقل کے معیار پر اسکو کسا جاوے تو وہ دوسرے ان عقاید کو رد کرتی ہے کیا اس کے نزدیک یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی ہے کہ ایک عاجز مخلوق ہی جسمیں انسانیت کے سارے لوازم اور بشری کمزوریوں کے سارے نمونے موجود ہیں خدا ہو سکتا ہے؟ کیا عقل اس بات کو ایک لمحہ کے لیے بھی ...

عمرالدین

رکھ سکتی ہے کہ مخلوق اپنے خالق کو کوڑے مارے اور خدا کے بندے اپنے نادر خدا کے منہ پر تھوکیں اور اسکو پکڑیں اور سولی پر کھینچیں اور وہ یہ ساری ذلت دیکھکر اور خدا ہو کر اپنی رسوائی کا تماشا دکھاتا رہے؟ کیا عقل مان لیتی ہے کہ ایک عورت کا بچہ جو نو مہینے تک پیٹ میں رہے اور خون حیض کھاوے اور آخر عام بچوں کی طرح چلاتا ہوا شرمگاہ سے پیدا ہو وہ خدا ہوتا ہے؟ کیا کسی دل کو اسپر اطمینان ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا کہلا کر ساری رات موت سے بچنے کے لیے دعا کرتا رہے اور قبول نہ ہو؟ ایسا ہی کبھی عقل یہ تجویز نہیں کر سکتی کہ کسی کی خودکشی سے دوسرے کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر مسیح کے ․․․ کہلانے سے حواریوں کے پیٹ بھر جاتے تھے اور عقل کے نزدیک یہ جائز ہے تو شاید یہ بھی سچ ہو کہ کسی کے دردسر کا علاج اپنے سر میں پتھر مارنا بھی ہے۔

تیسرا ذریعہ شناخت کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کبھی سچے مذہب کو ضائع نہیں کرتا اور اہل حق کو ہرگز نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ وہ ․․․ باغ ہے او کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا کہ ایک شخص باغ لگا کر اپنے باغ کی طرف سے بالکل لاپرواہ ہو جاوے نہیں بلکہ اسکی آبپاشی شاخ تراشی اور حفاظت وغیرہ تمام امور کا جو اسکی سرسبزی اور شادابی کے لیے ضروری ہیں پورا اہتمام کرتا ہے اسی طرح پر اللہ تعالےٰ اپنے راستبازوں اور دی ہوئی صداقتوں کی تائید کے لیے ہمیشہ تازہ بتازہ تائیدات دیتا رہتا ہے جنکی روشنی میں صادق چلتا ہے اور شناخت کیا جاتا ہے۔

اب عیسائیوں کے عقائد اور مذہب کو ․․․ معلوم ․․․ بھی آزما کر دیکھلو کہ ان میں بجز بوسیدہ ہڈیوں اور مردہ باتوں کے اور کیا رکھا ہے بالاتفاق وہ مانتے ہیں کہ انمیں آج ایک بھی ایسا شخص نہیں جو اپنے مذہب کی صداقت اور حضرت مسیح کی سچائی پر اپنے نشانات کی مہر لگا سکے۔ یہ تو بڑی بات ہے میں کہتا ہوں کہ ․․․ نکے قرار دادہ نشانوں کے موافق تو شاید ایسا ․․․ دار ہونا بھی ایک امر محال ہو گا۔

احیا زندہ نشانات کو تو جانے دو عیسائی مذہب جو اپنے تائیدی نشانوں کے لیے مسیح کی قبر ․․․ پتہ دیتا ہے کہ اسمیں فلاں قبر سے مردہ اٹھایا تھا وہ بجز قصوں کے اور کیا وقعت رکھ سکتے ہیں ابھی پیسے پیسے مارا کہلاتے ہیں کہ یہ سلب امراض کے عجوبے جو بعض ہندو سنیاسی بھی کرتے ہیں اور اس ترقی کے زمانہ میں مسمریزم والے بھی دکھاتے ہیں آج کوئی معجزات کے رنگ میں نہیں مان سکتا۔ اور پیشگوئی ہی ایک ایسا زبردست نشان ہے جو ہر زمانہ میں قابل عزت سمجھا جاتا ہے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسیح کی جو پیشگوئیاں انجیل میں درج ہیں وہ ایسی ہیں کہ انکو پڑھ کر ہنسی آتی ہے کہ قحط پڑینگے۔ زلزلہ آئینگے مرغ بانگ دیگا وغیرہ اب ہر ایک گاؤں میں جا کر دیکھو کہ ہر وقت مرغ بانگ دیتے ہیں یا نہیں اور قحط اور زلزلے بالکل معمولی باتیں ہیں۔ جو آج کل کے مدبر نوانس سے ہی بڑھ کر بتا دیتے ہیں کہ فلاں وقت طوفان آئے گا۔ فلاں وقت بارش شروع ہو گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھو کہ کس طرح تیرہ سو سال پہلے کہا کہ ایک آگ نکلے گی جو سبزہ کو چھوڑیگی اور پتھر کو گلا دیگی اور وہ پوری ہوئی۔ اس قسم کی درخشاں پیشگوئیاں تو پیش کریں۔ میں نے ایک ہزار روپیہ انعام کا اشتہار مسیح کی پیشگوئیوں کے لئے دیا تھا مگر آج تک کسی عیسائی نے ثابت نہ کیا کہ مسیح کی پیشگوئیاں ثبوت کی قوت اور تعداد میں میری پیشگوئیوں سے بڑھکر ہیں جنکا گواہ سارا جہان ہے۔

مسیح کے معجزات جو قصص کے رنگ میں ہیں ان سے کوئی فوق العادت تائید الٰہی کا پتہ نہیں لگتا جبکہ آج اس سے بھی بڑھکر علمی کرشمے اور عجائبات دیکھے جاتے ہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ خود انجیل میں ہی لکھا ہے کہ ایک تالاب تھا جس میں ایک وقت پر غسل کرنیوالے شفا پا لیتے تھے اور اب تک یورپ کے بعض ملکوں میں ایسے چشمے پائے جاتے ہیں اور ہمارے ہندوستان میں بھی بعض چشموں یا کنوؤں کے پانی میں ایسی تاثیر ہوتی ہے تھوڑے دن ہوئے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ ایک کنوئے کے پانی سے جذامی اچھے ہونے لگے ہیں۔ اب عیسائی مذہب کے کن تائیدی نشانوں کو ہم دیکھیں پچھلوں کا یہ حال ہے۔ اور اب کوئی دکھا نہیں سکتا۔ اگر اسی طرح ہی مان لینا ہے تو ہندوؤں نے کیا قصور کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ
خطبہ عید الفطر

از حکیم الامت

سلسلہ کیلیے دیکھو نمبر ۳ جلد ۹

غرض یہ آیت لَوْ تَقَوَّلَ والی ہر ایک مفتری اور صادق مامورین اللہ میں امتیاز کرنے والی اور صادق کی صداقت کا کامل معیار ہے لیکن اگر کوئی نادان یہ کہے کہ اس سے تاریخ کا پتہ کیونکر لگائیں اور میعاد مقررہ کیونکر معلوم ہو؟ میں کہتا ہوں ان امور کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ یہ آیت مکی ہے اگر اسپر بھی کوئی یہ کہے کہ مکی اور مدنی آیتوں کا تفرقہ مشکلات میں ڈالتا ہے۔ اور اصطلاحات میں اب تک بھی اختلاف چلا آتا ہے تو میں کہتا ہوں اس سے بھی ایک آسان تر راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کو آخری آیت ہی تجویز کر لو۔ پھر بھی تمکو ماننا پڑیگا کہ تیئیس ۲۳ برس تک خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ عظمت و جبروت۔ عزت و جاہت۔ تائید و نصرت۔ دشمن کے خسران کے لیے ایک فیصلہ کن امر ہے۔ اب بتاؤ کہ کیا حجت باقی رہی؟ مکی مدنی کا فیصلہ نہ کرو۔ اصطلاحات کے تفرقہ میں نہ پڑو۔ اس تیئیس ۲۳ سال کی عظیم الشان کامیابیوں کا کیا جواب دوگے پس بہر حال ماننا پڑے گا کہ اسقدر عرصہ دراز تک جو چوتھائی صدی تک پہونچتا ہے اللہ تعالےٰ مفتری کو مہلت نہیں دیتا۔

ایک راستباز کی صداقت کا پتہ اس کے چہرہ سے۔ اس کے چال چلن سے اسکی تعلیم سے ان اعتراضوں سے جو اسپر کیے جاتے ہیں اس کے ملنے والوں سے لگ سکتا ہے لیکن اگر کوئی نادان ان امور سے پتہ نہ لگا سکے تو آخر ۲۳ سال کی کافی مہلت اور اسکی تائیدیں اور نصرتیں اسکی سچائی پر مہر کر دیتی ہیں میں جب اپنے زمانہ کے راستباز کی مخالفو اور حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفوں

کے حالات پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس زمانہ کے مخالفوں کی حالت پر بہت رحم آتا ہے کہ یہ ان سے بھی جلد بازی اور شتاب کاری میں آگے بڑھے ہوئے ہیں وہ نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور دعوت کو سنکر اعتراض تو کرتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں

فتربصوا بہ حتی حین چندے

اور انتظار کرلو مفتری ہلاک ہو جاتا ہے اسکا جھوٹ خود اس کا فیصلہ کر دے گا مگر یہ شتاب کار نادان اتنا بھی نہیں کہہ سکتے

العجب ثم العجب !!

غرض جب ان شریروں کی شرارت اور تکذیب حد سے گذر گئی تو چونکہ مامور من اللہ بھی انسان ہی ہوتا ہے۔ اعدا کی تکذیب اور نہ صرف تکذیب بلکہ مختلف قسم کی تکالیف خود اسے اور اسکے احباب کو دی جاتی ہیں تو وہ بے اختیار ہو کر لو کان الوباء المتیر کہہ اٹھتا ہے ایسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام نے بھی کہا رب انصرنی بما کذبون۔ اے میرے مولیٰ! میری مدد کر میری ایسی تکذیب کی گئی ہے جس کا تو عالم ہے۔ جب معاملہ اس حد تک پہونچا تو خدا کی وحی یوں ہوتی ہے۔

ان اصنع الفلک باعیننا ووحینا

ہماری وحی کے موافق ہماری نظر کے نیچے ایک کشتی طیار کر اور اپنے والوں کو بھی ساتھ لے لو تو ہم تمکو اور تمھارے والوں کو بچا لینگے اور شریر مخالفوں کو غرق کر دیں گے

چنانچہ حضرت نوح نے ایک کشتی طیار کی اور اپنی جماعت کو لے کر اسمیں سوار ہوئے خدا کا غضب پانی کی صورت میں نمودار ہوا۔ وہی پانی حضرت نوح کی کشتی کو اٹھانے والا ٹھیرا اور اسی نے طوفان کی صورت اختیار کر کے مخالفوں کو تباہ کر دیا اور نتیجہ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سچائی پر مہر کر دی۔ غرض یہ آسان پہچان ہے راستباز کی۔

تمھیں چونکہ اور بھی بہت سے کام ہیں میں خطبہ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور پھر مختصر سی بات کہکر آگاہ کرتا ہوں کہ جسطرح اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو اپنی خاص حفاظتوں میں لاتا ہے ارضی بیماریوں اور دکھوں سے بچاتا ہے آسمانی مشکلات سے بھی محفوظ رکھتا ہے اور اسکی نصرت فرماتا ہے اسیطرح وہ لوگ جو سچے طور سے اسکا ساتھ دیتے ہیں یا یوں کہو کہ ان کے رنگ میں رنگین ہو کر وہی بنجاتے ہیں سچا تقویٰ اور حقیقی ایمان حاصل کرتے ہیں اور مامور کا ادھورا نمونہ بھی بنجاتے ہیں تو مقتدا کی عظمت و ترقی اور نصرت کے ساتھ اللہ تعالےٰ ان کو بھی شریک کر لیتا ہے

جو لوگ حضرت اقدس کے رات کے وعظ میں شریک تھے ان کو معلوم ہوگا اور جو بدقسمتی سے نہیں پہونچے ان کو میں ایک جملہ میں اس کا مغز اور خلاصہ بتا دیتا ہوں کہ انسان سچا متقی سچا مومن اور خدا کے حضور راست باز تب ٹھیرتا ہے جب وہ دین کو دنیا پر مقدم کر لے یہ چھوٹی بات نہیں کہنے کو بہت مختصر مگر حقیقت میں تمام نیکیوں کی جامع اور تمام اعمال حسنہ پر مشتمل ہے۔

یاد رکھو کبھی کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں یہ پہاڑ چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہیں یہ عظیم الشان بڑ کا درخت ایک بہت ہی چھوٹے سے بیج سے بنتا ہے۔ بڑے بڑے اجسام ان ہی باریک ذرات سے بنے ہیں جو نظر بھی نہیں آتے پھر گناہ کے بیجکو کیوں حقیر سمجھتے ہو؟ یاد رکھو چھوٹی چھوٹی بدیاں جمع ہو کر آخر بیں ڈالتی ہیں انسان جب چھوٹا سا گناہ کرتا ہے تو اس کے بعد اور گناہ کرتا ہے یہانتک کہ خدا تعالےٰ کی حدبندی کو توڑ کر نکل جاتا ہے جسکا نام کبیرہ ہوتا ہے اور پھر راست بازوں کے قتل کی جرأت کر بیٹھتا ہے۔

اسیطرح ادنیٰ سی نیکی اگر کرو تو اس سے ایک نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔ نیکی اور بدی کی شناخت کا انحصار ہے قرآن شریف کے علم پر اور وہ منحصر ہے سچے تقوے پر چنانچہ فرمایا

واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جب اللہ تعالےٰ میں ہو کر انسان مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی راہیں اسپر کھولدیتا ہے پھر سچے علوم سے معرفت نیکی اور بدی کی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی عظمت و جبروت کا علم ہوتا ہے اور اس سے سچی خشیت پیدا ہوتی ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء و یہ خشیت بدیوں سے محفوظ رہنے کا ایک باعث ہوتی ہے۔ اور انسان کو متقی بناتی ہے اور تقویٰ سے محبت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔ پس خشیت سے گناہ کر بچے اور محبت سے نیکیوں میں ترقی کرے تب بیڑا پار ہوتا ہے۔ اور مامورین اللہ کے ساتھ ہو کر اللہ تعالےٰ کے غضبوں سے جو زمین سے یا آسمان سے یا جسم سے نکلتے ہیں محفوظ ہو جاتا ہے۔

یہ بات کہ دین کو ہمنے دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں ہمکو واجب ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں دین کے ہوں یا دنیا کے متعلق ہوں یا مال کے متعلق ہر وقت سوچتے اور پرکھتے رہیں اور اپنا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے آپ کریں اور جب خدا کی راہ میں قدم اٹھایا جاتا ہے تو معرفت کا نور ملتا ہے۔ پس کوشش کرو۔ استغفار کرو۔ اور جس درخت کے ساتھ تمنے اپنا آپ پیوند کیا ہے اسکے رنگ میں رنگین ہو کر قدم اٹھاؤ اللہ تعالےٰ تمھاری مدد کرے گا۔

تلاوۃ قرآن کریم کے لیئے اشارات

از درس حکیم الامت

۴ر جنوری سورۃ المومنون رکوع ۳ سنہ ۱۹۰۲ء

اترفنٰھم۔ آسودہ حال بنایا۔ فارغ البال کیا تنعم عطا کیا **ھیھات** اسم صوت ہے پنجابی اور ہندی میں ہائے ہائے۔ **نموت ونحیا**۔ تناسخ کے رنگ میں ملتے تھے کہ بعضنا یموت وبعضنا یحیی۔ **الصیحۃ** عذاب شدید۔ **بالحق** ثابت و برقرار رہنے والا۔ **غثاء** کوڑا کرکٹ۔ جو سیلاب کی جھاگ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے **بعداً**۔ دور بعید کر دیا جلا وطن کر دیا۔ **ما تسبق من امۃ اجلھا**۔ کوئی امت اپنی اجل کو آگے نہیں کر سکتی۔ **تترا**۔ لگاتار۔ پے در پے۔ **ربوۃ** بلند اونچی جگہ **ذات معین**۔ چشمہ والے۔

۱۴ر جنوری (رکوع ۴) سنہ ۱۹۰۲ء

طیبٰت۔ ہر پہلو میں پسندیدہ چیز۔ طبی رو سے مفید صحت۔ شرعاً حلال۔

غذا کا اثر چونکہ جسم پر پڑتا ہے اور جسم روحانی افعال و اعمال پر موثر ہے اسلیے فرمایا یا ایہا **الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحاً انی بما تعملون علیم**۔

اعمال صالحہ کے دو بڑے ذریعے بیان فرمائے ہیں اول طیب غذا کا کہانا دوم اللہ تعالےٰ کو اپنے اعمال کا علیم ماننا۔ گناہ سے بچنے اور اللہ تعالےٰ کی نافرمانیوں سے رُکے رہنے کا یہ زبردست ذریعہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے علیم ہونے اور اپنی موت پر ہر وقت یقین رکہے۔ **وان ھذہٖ امتکم** یہی تو صرف تمہاری ملت ایک ہی ملت ہے۔

فاتقون

۱۔ خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے ۲۔ اللہ والی وارث ہوتا ہے ۳۔ اللہ اسے علم سکہاتا ہے ۴۔ اسکے دشمن ہلاک کرتا ہے ۵ رزق بیگمان عطا کرتا ہے ۶ تنگی سے نجات دیتا ہے ۷ مقابل پر اسی غلبہ دیتا ہے۔ ۸۔ اللہ اس سے محبت کرتا ہے ۹۔ ... کی جگہ عطا فرماتا ہے۔ ۱۰۔ اسکی غلطی سے آگاہ کرتا ہے ۱۱۔ اس کی عبادت اور اعمال قبول ہوتے ہیں۔

غمرت۔ جہالت۔ گھمن گھیر جسمیں انسان اگر گم ہو جاتا ہے۔ **زبرا**۔ ٹکڑے ٹکڑے

مشفقون۔ ڈرتے ہیں۔

یسارعون فی الخیرات نیکی میں قدم مارتے ہیں۔ **لدینا کتاب ینطق بالحق**۔ (شیعہ اس مقام پر سوچیں) کہ ہماری کتاب قرآن شریف حق کے ساتھ بولتی ہے۔ چونکہ کلام اصل میں اولاً و بالذات متکلم کے پاس ہوتا ہے اسیلئے اسلئے **لدینا** فرمایا۔

قرآن شریف کے نزول کے وقت آواز اور الفاظ تھے اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ہو جاتی ہے اور **لیس کمثلہ شیٔ** کے خلاف ہے وہ سوچے کہ اگر ایسا نہ ہو تو پھر تجھ سے تشبیہ اور مثل ہوتی ہے۔ **تجئرون**۔ چلا کر دیتے عاجزی کرتے ہو **ینکصون**۔ الٹے چلے جاتے ہیں۔ **مستکبرین بہٖ**۔ تکبر کرتے ہو بیت اللہ کے سبب سے کہ وہ تمہارے پاس ہے اور تم متولی ہو۔ **سامرا**۔ فسانہ گو بنکر

تھجرون چھوڑتے ہو قرآن کریم کو۔ **القول** قرآن شریف **اھوا**۔ گری ہوئی خواہشات **ذکر**۔ شرافت عزت **ناکبون** ہٹ جاتے ہیں **استکانوا**۔ عجز کرنا۔ **مبلسون**۔ نا اُمید۔

سلسلہ عالیہ کے متعلق

امتحان! امتحان!! امتحان!!!

امتحان کے لیے درخواستیں بہت جلد آنی چاہیں۔ جو لوگ عدم توجہی سے کام لے رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ درخواستیں قبل از وقت آنا ازبس ضروری ہیں کیونکہ فروری کے آخر میں یہ درخواستیں حضرت حجۃ اللہ کے حضور پیش کی جائیں گی ابتک بہت تھوڑی درخواستیں آئی ہیں۔

جناب میرزا خدا بخش صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر بہت جلد دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں اور غالباً سب سے پہلے وہ پنجاب کے شمالی مغربی حصہ کیطرف جائیں گے۔ مدرسہ کی تعمیرات اور سلسلہ احمدیہ کی دوسری ضروریات کے لیے سردست پچیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جو وہ قوم سے لینا چاہتے ہیں اگر قوم کے جمیع افراد کوشش کریں تو اس رقم کا جمع ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے اینٹیں طیار ہو چکی ہیں بنیادوں کی کھدائی کا کام بہت جلد شروع کیا جاوے گا۔

اُن کتابوں کے متعلق جو انوار احمدیہ پریس کی مطبوعہ نہیں ہیں براہ راست حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ کے نام درخواست آنی چاہیے ایڈیٹر الحکم ایسے خطوط کی تعمیل اپنی مصروفیت کیوجہ سے نہیں کر سکتا اور اسی سہولت کے لیے وہ کتابیں بھی جو دفتر الحکم سے متعلق ہیں حکیم صاحب موصوف کے پاس رکھدی گئی ہیں۔

پیسہ اخبار

کی شوخ چشمی اور افترا پردازی

قابل توجہ گورنمنٹ

پیسہ اخبار لاہور نے ۲۸ر دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کی اشاعت میں ایک خطرناک غلط بیانی کی تھی۔ اور خواہ نخواہ گورنمنٹ کی لسان بنکر (جبکہ اُسکے پاس کوئی ثبوت نہیں) گورنمنٹ کو ایک قدیم وفادار خاندان اور گورنمنٹ کی ایک کثیر التعداد وفادار رعایا کا دشمن ظاہر کیا تھا اور پبلک کو ایک خطرناک مغالطہ میں ڈالکر بدظن کرنا چاہا تھا جبکہ اُسنے **گورنمنٹ کی زبان** سے یہ ظاہر کیا کہ ایک نصف صدی کے **آزمودہ وفادار** اور گورنمنٹ کے لیے سرکف خاندان کی خدمات کو وہ **غیر خالص** سمجھتی ہے۔ یہ ایک شرارت غلط بیانی تھی جسپر ہمنے ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے الحکم میں گورنمنٹ کو اس خیرہ چشم اخبار کی اس نامناسب حرکت پر متوجہ کیا تھا۔ اور ہمنے چاہا تھا کہ گورنمنٹ بذریعہ پریس میمو اس غلط بیانی کی تردید کر دے اور پیسہ اخبار سے جواب لے کہ اسے کسنے اس قسم کا حق عطا کیا ہے کہ **گورنمنٹ کی لسان بنے**۔

پیسہ اخبار اپنی اس افترا پردازی اور **غلط بیانی** کا نیک نیتی اور عاجزی سے اعتراف کرنے کے بجائے اپنے ۲۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے اشو میں اسکو قابل شرم حیلوں سے پھیلانے کی سعی کرتا ہے۔ اور افترا پر افترا باندھتا ہے اور اپنی پردہ پوشی کے لیے وہ طریق اختیار کرتا ہے جو اُسکے اندرونی برص کو اور بھی کھولکر دکھا دے۔ ہم اس معاملہ کو ہرگز قلم انداز کرنا نہیں چاہتے کہ **پیسہ اخبار** نے **گورنمنٹ کی زبان حال سے** حضرت مسیح موعود کی **خدمات کو غیر خالص قرار** دیکر تمام وفادار رعایا کو

گورنمنٹ سے بدظن اور مایوس کرنا چاہتا ہے اور پیسہ اخبار کی یہ حرکت ہرگز ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ وہ نظر انداز کی جاوے۔ اور کیا اس قسم کی تحریریں پبلک کے خیالات کو صدمہ پہنچانے والی اور ایک زہریلا اثر پیدا کرنے والی نہیں ہیں؟

یہ غلط بیانی تھی جسکو پیسہ اخبار نے اپنی اس جدید اشاعت میں چھپانا چاہا ہے اور آپ ایسے بھولے میاں بنتے ہیں کہ الحکم کے ۱۷ کالم کے مضمون میں یہ اسکو نظر نہیں آسکی۔ اور اگر اسکو نہیں دیکھ سکے تو اب دیکھ لے۔

ایک متدین اور خود شناس اخبار نویس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ کوئی ایسی کلمہ زبان قلم سے نہ نکالے جسکا اس کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو ہم اس قسم کے بہت سے ثبوت پیش کرسکتے ہیں کہ گورنمنٹ **حضرت مسیح موعود** کے خاندان کی وفادارانہ **خدمات کا اعتراف** کرچکی ہے اور خود حضرت مسیح موعود کی ذاتی خدمات کا بھی اسنے وقتاً فوقتاً اعتراف کیا ہے جیساکہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنی چٹھی نمبری ۲۱۴۳ ایس مورخہ ۱۱ر جون ۱۸۹۸ء میں بایں الفاظ اعتراف کیا ہے کہ حضور ممدوح (نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب) کا منشا ہے کہ میں اس مدد کے شکریہ کا اظہار کردوں جو اس جلسہ کے ممبروں نے گورنمنٹ کو دی ہے۔ اور ایسا ہی صوبہ پنجاب کا مقتدر روزانہ انگریزی اخبار جو نیم سرکاری اخبار کہا جاتا ہے اپنے ۱ر جون ۱۸۹۸ء کی اشاعت کے ایک نوٹ میں حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ایک بڑی **باوقار جماعت تسلیم کرتا ہے** اور جو کارروائی اس باوقار جماعت کی طرف سے طاعون کے متعلق کی گئی اسکو **وفادارانہ** مدد مانتا ہے۔

پھر بھی پیسہ اخبار کا گورنمنٹ کی لسان ہوکر ظاہر کرنا کہ گورنمنٹ **ان خدمات کو غیر خالص قرار دیتی ہے** کیا گورنمنٹ کی توہین اور گورنمنٹ پر ناقدر شناسی کا الزام دینا نہیں ہے؟ اور کیا یہ خطرناک جھوٹ نہیں ہے جو پولیٹیکلی زہریلے مواد پھیلا سکتا ہے؟ اسپر بھی پیسہ اخبار کہتا ہے کہ مجھے وہ خطرناک **غلط بیانی نظر نہیں** آئی؟ کیا اسطرح سے یہ زہرناک اور متعفن تحریر گورنمنٹ کی نگاہ سے پوشیدہ ہوسکتی ہے؟ کبھی نہیں۔ یہ وہ خطرناک **غلط بیانی ہے** جو ہمنے گورنمنٹ کی توجہ کے لیے ۱۰ر جنوری کے الحکم میں ظاہر کی تھی + اب ہم پیسہ اخبار کے ان مغالطوں اور غلط بیانیوں کو پیش کرتے ہیں جو اسنے ۲۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے پیسہ اخبار میں کی ہیں۔

پہلی غلط بیانی جو مضمون ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے جو ایڈیٹر الحکم کا اپنا مضمون اور ذاتی رائے ہے اسکو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتا ہے + پیسہ اخبار کے ایڈیٹر میں اگر شرم و حیا کا مادہ مفقود نہیں ہوگیا اسنے اگر اپنی اس تحریر میں **کمینہ جھوٹھ** کی نجاست پر خود منہ نہیں مارا ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ اس تحریر کو پیش کرے جو حضرت مسیح موعود کی اس کے پاس ہے اور جسکی نقل ۱۰ر جنوری کے الحکم میں طبع ہوئی ہے۔ اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ پیسہ اخبار کبھی بھی اس امر کو ثابت نہیں کرسکتا۔ پھر ہم پیسہ اخبار سے ہی پوچھتے ہیں کہ کیا وہ اس کا نام ایمانداری۔ دیانت خدا ترسی اور انصاف اور راست بازی رکھیگا کہ ایک غیر متعلق بات کو خواہ نہ خواہ ایک بزرگ کی طرف منسوب کردیا جاوے؟ اور وہ بھی بدون کسی ثبوت کے؟ اس قسم کا شرمناک جھوٹ بولتے ہوئے بھی دوسروں کو **کمینہ جھوٹ کا** الزام دینا ضرور سفاہت ہے۔ اور پیسہ اخبار کی تحریر کردہ ضرب المثل الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے آپ ہی کے حسب حال ہے۔ اور الحکم کے آئینہ میں اسکا اپنا ہی چہرہ اسے نظر آیا ہے

دوسری غلط بیانی پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے ایک نہایت مکروہ اشتہار پر نکتہ چینی کی گئی تھی جسمیں انہوں نے گورنمنٹ انگریزی کی نظر میں سوائے اپنے معدودے چند پیروان کے باقی سات کروڑ مسلمانان ہندوستان کو سرکار کے خطرناک دشمن اور جہاد کے شائق ثابت کرنے کی کوشش کی ہے" یہ سراسر **کمینہ جھوٹ** ہے اور ایک خطرناک مغالطہ ہے جو گورنمنٹ اور پبلک کو پیسہ اخبار نے دینا چاہا ہے + پیسہ اخبار اس سے تمام مسلمانوں کو ان لوگوں کے ذیل میں داخل کرنا چاہتا ہے جو مولوی اور ملا کہلاتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کے خلاف وہی لوگ ہیں جنکی تعداد بہت ہی محدود اور قلیل ہے اور پانسو سے بھی متجاوز نہ ہوگی۔ اور یہی وہ گروہ ہے جو خونی مہدی کی خوفناک لڑائیوں اور ان کے مغتنم کثیرہ کا نہایت بے صبری سے انتظار کررہا ہے اور یہ وہ گروہ ہے جو حضرت مسیح موعود کا یہ دعوے اور بیان (کہ **خونی مہدی** اور **خونی مسیح** کوئی آنے والا نہیں بلکہ جیسا کہ موسوی سلسلہ کا خاتم مسیح چودھویں صدی میں جمالی رنگ میں آیا تھا اسی طرح محمدی سلسلہ کا چودھواں مجدد امن اور صلحکاری پھیلانے کے لیے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے اظہار کے لیے عیسوی بروز ہوکر آئے گا اور دین کی تمام لڑائیوں اور جنگوں کا خاتمہ کرے گا۔ اسکے آنے سے مذہب کے لیے ہرگز ہرگز تلوار نہ اٹھائی جاوے گی) اور وہ مہدی اور مسیح میں ہوں یہ مسجد نشین ملا جو عوام کی روٹیوں پر بسر کرتے کرتے مکاری نکموں کی بوٹ پر دانت تیز کیے بیٹھے تھے سنکر جامہ سے باہر نکل گئے اور جھٹ اپنا خانہ ساز ہتھیار کفر کا فتویٰ دیدیا اور قتل کی دھمکیاں دیں۔ غرض پیسہ اخبار فریب دیتا نہیں تو فریب خوردہ ضرور ہے جبکہ وہ سارے مسلمانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتا ہے اور خواہ نہ خواہ ان کو احمدی قوم کے معزز و مقتدر بانی اور قوم کے برخلاف اشتعال دلاتا ہے کہ گویا ہم انکو باغی قرار دیتے ہیں کیا امن عامہ میں خلل اندازی کا موجب اس قسم کی تحریریں ہوتی ہیں یا یہ کہنا کہ اب **جہاد حرام ہے** ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ پیسہ اخبار کا یہ بیان کہ سات کروڑ مولوی ہیں ہرگز صحیح نہیں ہندو کی ایک کثیر تعداد تو مذہب اور مذہبی فرائض سے بالکل ناواقف اور بیخبر ہے۔ وہ عام مذہبی فرائض بھی ادا نہیں کرسکتے اور پنجاب میں جو مسلمان ہیں بہت ہی کم حصہ ان میں تعلیم یافتہ ہے وہ اس مسئلہ میں کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ جہاد حرام ہے ہمارے ساتھ متفق الرائے ہے یہ لوگ آزاد خیال ہیں اگرچہ وہ حضرت مسیح موعود کی مسیحیت و مہدویت کے قائل نہیں لیکن متعصب اور فینٹک مولویوں کی طرح وہ کافر کافر بھی نہیں کہتے اور ہم مسیحیت و مہدویت کے انکار میں انکو غلطی پر سمجھتے ہیں تاہم مسلمان جو مولویت کے حالات سے واقف نہیں ہمارے ساتھ ہیں اور ہوجاتے ہیں

لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو مسیح و مہدی کے سرے سے منکر ہیں وہ بھی ان مسجد نشینوں کے خانہ زاد کفر سے بچے ہوئے نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مولوی جن کی تعداد بہت ہی کم ہے اور معدودے چند ہیں ہر ایسے شخص کو جو جہاد کو حرام ٹھہرا کر اور گورنمنٹ برطانیہ کے حقوق اطاعت و وفاداری کی تعلیم دے اسکو کچھ اور وجہ اور بہانے رکھکر کافر ضرور کہہ دیتے ہیں اور اگر کھلے کھلے طور پر وہ اسی ایک مسئلہ پر کافر نہیں ٹھہراتا تو اسکا نفاق اندر سے ڈراتا ہے چونکہ منافق میں اخلاقی جرأت نہیں ہوتی اسلیے صاف گو نہیں ہوسکتا۔

غرض بہت بڑا حصہ نے تعلیم یافتہ آزاد خیال لوگوں کا ہے اور ان کی نسبت ہمارا خیال ہے کہ وہ سرے سے ان عقائد کو مانتے ہی نہیں ہیں اس لیے وہ کبھی دینی لڑائیوں اور جہادوں کے منتظر نہیں ہیں اور وہ گورنمنٹ کے وفادار اور خیرخواہ ہیں اور وہ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ہی ساتھ ہیں۔

پھر جو تیسری پارٹی ہے ان میں سے ایک رئیس پارٹی ہے جو بڑے بڑے وہ بھی ان آزاد خیال لوگوں ہی کے ساتھ ہے یہ وہ پارٹی ہے جو بڑے بڑے شہروں میں انجمن اسلامیہ کے نام سے پکاری جاتی ہے جیسے لاہور و امرتسر وغیرہ ہندوستان و پنجاب کے قریباً ہر بڑے شہر میں وہ بھی اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ ہیں اور جو باقی بچتے ہیں انہیں سے ایک کثیر تعداد ان لوگوں کی ہے جو اپنے مذہبی فرائض کی بنا پر گورنمنٹ کی سچی وفادار رعایا ہیں اور جو مسیح اور مہدی کو مان کر **جہاد کی حرمت کا فتوی** دیتے ہیں یہ وہی قوم ہے جو احمدی قوم کے نام سے مشہور ہے اور جس کا بانی جناب **مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی معہود** کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اس آزاد خیال پارٹی کے تو کسیقدر کم مگر ہمارے نوجوان مخالف رہ جاتے ہیں جو **خونی مہدی** اور خونی مسیح کے منتظر ہیں۔ اور انکی ہی طرف ہمیشہ ہمارا روئے سخن رہا ہے۔

جو لوگ کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر نہیں اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہیں وہ ہمارے اس مسئلہ میں کبھی مخاطب نہیں

پیسہ اخبار گورنمنٹ کو مغالطہ دینا چاہتا ہے کہ گویا ساٹھ کروڑ مسلمان اس کے خلاف ہیں حالانکہ وہ جماعت بھی ہمارے ساتھ ہے + اور وہ تمام **مذہب سے ناواقف** اور بہت ہی پست حالت میں رہنے والے مسلمان اور تعلیم یافتہ آزاد خیال لوگوں اور شریف طبع رئیس پارٹی کو جو گورنمنٹ کے سچے وفادار اور خیرخواہ ہیں ان فینٹک ملانوں اور مولویوں کی مد میں داخل کرنا چاہتا ہے **جنکا خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار** اور سرکاری بنکوں کی لوٹ کا خیال اور عقیدہ جنون کی حد تک پہنچ گیا ہوا ہے وہ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں اور اپنے گھر میں رکھتے ہیں اور جن کے رشید شاگرد آئے دن سرحد پر ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں۔

ہم ان سوختنی کتابوں کا ذکر نہ کرتے اگر پیسہ اخبار اس ناگوار بحث کو نہ چھیڑتا۔ اس لیے ہم گورنمنٹ کو اس امر کیطرف بھی توجہ دلانے کی سعی کرتے ہیں کہ وہ ان مخالف مولویوں کی تلاشی لیکر دیکھے کہ انھوں نے ایسی کتابیں کیوں اپنے گھروں میں رکھی ہوئی ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ ان کتابوں کو جمع کر کے تلف کر دیا جاوے جن سے ایسے گندے خیالات پیدا ہوتے ہیں

اب پیسہ اخبار بتائے کہ یہ کسقدر کمینہ جھوٹ ہے کہ **حضرت مسیح موعود مسلمانان** ہند کو جہاد کا شائق قرار دینے والا بیان کرتا ہے۔ **حضرت مسیح موعود** کا روئے سخن ہمیشہ ان مولویوں کیطرف رہا ہے جنکا **خونی مہدی** کے انتظار کا عقیدہ جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے

اور اس امر کے اعلان اور اظہار میں ہم کبھی سے نہیں ہٹے کہ **خونی مہدی کے انتظار کا عقیدہ** رکھنے والا **سچی وفاداری** کے خیالات رکھ ہی نہیں سکتا۔ ہم گورنمنٹ کی توجہ اور پبلک کی غور کے لیے ذیل میں خونی مہدی کے متعلق جو عقیدہ ہے بیان کیا جاتا ہے پیش کرتے ہیں اور پھر پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ **یہ عقیدہ رکھتا ہے**؟ اور یہ عقیدہ رکھکر کیوں کر کوئی سچا وفادار کہلا سکتا ہے۔ ہم زیادہ چون و چرا ستانا نہیں چاہتے پیسہ اخبار اس **عقیدہ کو یا تسلیم کرے یا انکار** کرے **گورنمنٹ خود فیصلہ کریگی**

اور پیسہ اخبار کی خیالی کمیشن کا سودا ابھی سر سے اتر جاوے گا اور وہ عقیدہ جو خونی مہدی کے متعلق ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ ہے جو **نواب صدیق حسن خان** کی کتابوں سے اقتباس کر کے لکھا جاتا ہے یہ وہی صدیق حسن ہے جسکو پیسہ اخبار کا **مقبول مولوی** ابوسعید محمد حسین اپنی اشاعۃ السنہ میں **مجدد** مانتا ہے۔ اُسکا عقیدہ یہ ہے تو پھر محمد حسین کے عقیدہ کو اسی پر قیاس کر لو۔

"ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ خونی مہدی کی نسبت"

نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب **حجج الکرامہ** کے صفحہ ۳۰۲ میں اور نیز اسکا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب **اقتراب الساعۃ** کے صفحہ ۶۴ میں مہدی کی نسبت اہل حدیث کے عقیدہ کو اسطرح بیان کرتے ہیں جسکا خلاصہ یہ ہے۔

مہدی ظاہر ہوتے ہی اسقدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو امین سے باقی بچینگے انکو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہ رہیگا۔ اور ریاست کی ہوا ان کے دماغ سے نکل جائیگی اور ذلیل ہو کر بھاگ جائیں گے۔ پھر اسی حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۴ سطر ۸ میں لکھا ہے کہ اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کرلیگا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اس کے سامنے حاضر کیا جائے گا اور تمام خزانے اور بینک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے

اور پھر اسی کی تشریح زیادہ کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۶۴ میں اسطرح کی ہے جو صفحہ ۶۴ کی ۱۲ سطر سے ۱۸ تک یہ عبارت ہے

ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈالکر ان کے یعنی مہدی کے سامنے لائیں گے ان کے خزائن بیت المقدس کا زیور کیے جاوینگے۔ پھر اس کے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اسکے اپنے الفاظ یہ ہیں میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ ہی نہیں ہے یہی چند رئیس ہندو یا مسلمانوں میں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں بلکہ برائے نام

ہیں اس ولایت کے بادشاہ یورپین ہیں غالباً اسوقت تک یعنی مہدی کے زمانہ تک یہی حاکم یہاں کے رہینگے ان ہی کو ان کے روبرو یعنی مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لے جائیں گے۔

اور اوپر یہی شخص لکھ چکا ہے کہ گردن میں طوق ڈالکر مہدی کے روبرو حاضر کریں گے اور حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے اغلباً چودھویں صدی ہجری میں یہ سب کچھ ہو جائے گا۔

اور پھر صفحہ ۶۵ **اقتراب الساعۃ** میں لکھا ہے کہ مہدی عیسائیوں کی صلیب کو توڑے گا یعنی ان کے مذہب کا نام و نشان نہیں چھوڑیگا

اور پھر حجج الکرامہ کے ص ۳۸۱ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتر کر مہدی کا وزیر بنجائیگا اور بادشاہ مہدی ہوگا پھر ص ۳۹۰ **حجج الکرامہ** میں خوشخبری دیتا ہے کہ اب مہدی کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

پھر ص ۳۶۳ میں لکھتا ہے کہ ایک فرقہ مسلمانوں کا جو اس بات کو نہیں مانتا کہ مہدی اس شان اور یعنی غازی اور مجاہد ہونے کے طور پر آئے گا وہ فرقہ غلطی پر ہے کیونکہ اس نشان کے ساتھ مہدی کا ظاہر ہونا **صحاح ستہ** سے جو حدیث کی چھ معتبر کتابوں سے ثابت ہوتا ہے پھر ص ۳۹۵ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ زمانہ ظہور مہدی کا اب بہت قریب ہے تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں اور اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے اور پھر حجج الکرامہ کے ص ۴۲۴ میں لکھتا ہے کہ عیسیٰ بھی مہدی کیطرح تلوار کے ساتھ اسلام پھیلائے گا۔ دو ہی باتیں ہونگی یا قتل یا اسلام۔ اور کتاب احوال الآخرۃ کے ص ۴۳ میں لکھا ہے کہ جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے وہ سب قتل کر دیے جائیں گے۔"

غرض یہ وہ عقائد ہیں جو **نواب صدیق حسن خان** نے بیان کیے ہیں جسکو مولوی **محمد حسین** ایڈیٹر اشاعۃ السنہ (جس کی تحریر کو جو جہاد کے متعلق اس نے لکھی ہوگی پیسہ اخبار بدرجہا بہتر قرار دیتا ہے) **مجدد بتاتا ہے۔**

اب ہم پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ **وہ ان عقائد والوں کو کیا کہتا ہے** اسے لازم ہے کہ اپنی بیدار تحریروں کو جنمیں اصلیت کے چھپانے کی کوشش کیجاتی ہے چھوڑ کر پبلک اور گورنمنٹ کی اطلاع کے لیے صاف اور موٹے الفاظ میں لکھ دے کہ اسکا اپنا عقیدہ ان عقائد کے متعلق کیا ہے؟ اور وہ ایسے عقیدہ رکھنے والوں کو کیا کہتا ہے؟ اگر اس کے دل میں چور نہیں اور وہ ان مولویوں کا (جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور جن کی تعداد مغالطہ دینے کے واسطے سات کروڑ عام مسلمان کہکر بتانی چاہتا ہے) **بخوبی رازداں ہے تو خود اپنی بیزاری ان مولویوں کے دستخط لیکر شائع کرے** ہم گورنمنٹ کو کبھی مغالطہ میں رہنے دینا نہیں چاہتے یہی ایک مسئلہ ہے جس کی بنا پر ہمارے سیدو مولیٰ **حضرت مسیح موعودؑ** کی مخالفت میں یہ لوگ گلے کی رگیں پھلا کر شور مچاتے ہیں۔ ہم ہمیں بے شک راضی ہیں اور انشراح صدر کے ساتھ پیسہ اخبار کی ہی تجویز پر عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سے ملکر ایک کمیشن کی درخواست کریں جو یہ تحقیقات کرے کہ کس کے عقائد خطرناک ہیں؟۔

پیسہ اخبار اگر دیانت داری سے کام لیتا تو ایسی کمیشن کی درخواست کرنی چاہیے تھی برخلاف اس کے وہ اس امر کو بھی مغالطہ اور دھوکے کے رنگ میں پیش کرنا چاہتا ہے جیسا کہ ہم اسکی غلط بیانیوں کے سلسلہ میں ابھی مفصل بیان کرتے ہیں اب معاملہ بالکل صاف ہے اور گورنمنٹ کو اس معاملہ پر ہمیشہ کے لیے فیصلہ کرنے کا ایک آسان طریق ہاتھ آتا ہے کہ اس قسم کے عقائد جو نواب صدیق حسن خان اور ان کے بیٹے سید نور الحسن خان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اور ہم نہایت افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ ان بیہودہ کتابوں کے حوالے ہمکو یہاں درج کرنے پڑے لیکن کیا عجب ان مفسدہ پرداز تحریروں پر گورنمنٹ کو اطلاع ہو کر ہمیشہ کے لیے ان کا ستیاناس ہو جاوے اور خونی مہدی کے منتظروں کے یہ مخفی ہتھیار چھین لیے جاویں گورنمنٹ مسلمانوں پر بڑا احسان کرے گی۔ اگر ایسی کتابوں کو تلف کر دے جنمیں لکھا ہے کہ **مہدی کے وقت میں ہندوستان کے بادشاہ کی گردن میں طوق ڈالکر اس کے سامنے پیش کیا جاوے اور تمام خزانے اور بنک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے اور یہ کہ ہندوستان کے بادشاہ یورپین ہی ہوں گے ان ہی کو مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لے جائیں گے۔** وغیرہ وغیرہ۔ یہ ہیں۔

خونی مہدی کا عقیدہ رکھنے والوں کے عقائد گورنمنٹ انکو پیسہ اخبار ہی کی وساطت سے تمام مولویوں کے سامنے پیش کرے اور ان سے فتویٰ لے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں کے متعلق وہ کیا کہتے ہیں پھر گورنمنٹ کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس کے ساتھ ہے؟ منافقانہ طرز ہم پسند نہیں کرتے پیسہ اخبار صفائی باطن کے ساتھ اس امر کے لیے طیار ہو تو ایسا ہی ایک فتوے پر جو جہاد کے حرام ہونے اور خونی مہدی اور خونی مسیح کے انتظار کی مخالفت میں ہو ان تمام مولویوں کے جو ہمیں کافر کہتے ہیں تصدیقی دستخط کرا دے۔ پھر وہ کثرت کے ساتھ اسلامی ملکوں میں شائع کر دے تاکہ ہمیشہ کے لیے یہ **خوفناک** انتظار جس نے ہمیشہ لاکھوں کروڑوں آدمیوں کے خون کرائے ہیں اور مصر اور سوڈان کے کاذبوں کی خونریزیاں ابھی تک تازہ ہیں مٹا دیا جاوے۔ **ہم بہت ہی خوش ہوں گے اگر پیسہ اخبار اپنی اور مولویوں کی بریت اور صفائی کے لیے اس فیصلہ پر رضامند ہو جاوے اور اپنا ذمہ لے لیکن اگر وہ** اس امر کے لیے طیار نہ ہوا تو اسکو اپنی غلط بیانی کیطرح جو اس نے گورنمنٹ پر الزام لگایا تھا کہ وہ **حضرت مسیح موعود اور اسکی جماعت کی خدمات کو غیر خالص** سمجھتی ہے بیجا رعایتوں میں چھپانا چاہے تو گورنمنٹ اور پبلک آخر سوچنے والی ہے۔

تیسری غلط بیانی

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کہ انہوں نے اپنی نئی تحریرات میں مسلمانوں کو جہاد کرنیکی ممانعت اور گورنمنٹ کی وفاداری کی تاکید کی ہے اس لیے سب مسلمان انہیں کافر وغیرہ کہتے ہیں مرزا صاحب اور ان کے مرید بخوبی جانتے ہیں کہ ان سے سالہا سال پہلے سرسید احمد خان اور ان کے بعد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے جہاد کے مسئلہ پر مرزا صاحب سے بدرجہا بہتر کتابیں لکھی ہیں۔"

پیسہ اخبار کو خود دیکھنا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی جو اس نے لکھ دیا کہ مرزا صاحب سے سالہا سال پہلے محمد حسین یا سید احمد خان نے جہاد کے

مسئلہ پر بدرجہا بہتر کتابیں لکھی ہیں۔

پیسہ اخبار اگر تجاہل عارفانہ نہیں کرتا اگر وہ ضمیر فروشی سے کام نہیں لیتا تو وہ بہت جلد اپنی اس خطا کا اقرار کرلے گا جب اُسے معلوم ہوجاوے گا کہ مرزا صاحب سے پہلے لکھنے والوں کے نام لینے میں اس نے غلطی کھائی ہے ہم بہت پیچھے چلتے ہیں یہانتک کہ ۱۸۵۷ء کے خطرناک اور بھیانک نظارہ تک پہونچتے ہیں پیسہ اخبار بتائے کہ کیا اُسوقت مولویوں نے جہاد کے فتوے نہ دیئے تھے اور کیا بعض مولوی سرکاری تحقیقات کے نیچے نہ آئے تھے؟ اگر ایسا ہوا تھا اور ضرور ہوا تھا تو پھر ہم پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ اسوقت کیا عالی جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم والد حضرت **مسیح موعود** نے پچاس گھوڑوں اور سواروں کے ساتھ گورنمنٹ کو **مدد نہ دی تھی**؟ اب اس سے پیچھے کتنی دور پیسہ اخبار جانا چاہتا ہے یہ تو عملی طور پر حضرت اقدس کے خاندان کی مدد تھی کہ ایسے وقت میں (جو مسجدوں کے ٹکڑوں پر گذارہ کرنے والے مُلّا جہاد کے فتوے دیتے تھے اور آجتک بھی جن کے خیالات اور معتقدات خونی مہدی اور خونی مسیح کے متعلق ایسے ہی ہیں) حضرت مسیح موعود کا خاندان گورنمنٹ کی امداد کے لیے سر بکف اور جاں نثار ثابت ہوا۔ اور جسکی عزت پیسہ اخبار کے خاندان کو کبھی نہیں ملی + سید احمد خان کا ذکر جانے دو۔ کیونکہ وہ خود **حضرت اقدس مسیح موعود** کے وفادارانہ جوش کی تعریف کرتا اور مسلمانوں کو اسکے اختیار کرنے کی رائے دیتا ہے اور وہ مر چکا ہے لیکن محمد حسین زندہ ہے اب اگر کوئی حمیت اور غیرت باقی ہے تو محمد حسین کی ان تحریروں کا پتہ دو جو مسئلہ جہاد کے متعلق حضرت اقدس سے پہلے شائع ہوئی ہیں۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ محمد حسین نے جو ریویو براہین احمدیہ پر لکھا ہے اُسکو بھی اپنے سامنے رکھ لو خصوصاً اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۷ ۱۸۸۴ء کو بھی آنکھیں کھول کر پڑھنا کہ اس تلخ دشمن کو کیا ماننا پڑا ہے ہم مولوی حسین ہی کے الفاظ میں پیسہ اخبار کو جواب دیتے ہیں +

ایسے شخص پر یہ **بہتان** کہ اس کے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ **گورنمنٹ** کی مخالف ہے پرلے سرے کی **بے ایمانی** اور **شرارت شیطانی** نہیں تو کیا ہے؟ خیر خواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام **ان یاوہ گو حاسدوں** کی ایسی باتیں ہرگز نہ سُنیں اور اس کتاب یا مؤلف کیطرف سے سوء ظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سُنے گی بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہونچاوے گا اسکو اُسکی **دروغگوئی پر سخت سرزنش کرے گی**۔

اب پیسہ اخبار اگر حضرت اقدس کی خدمات کو خواہ نخواہ گورنمنٹ کی لسان ہوکر **غیر خالص قرار دیتا ہے** تو اس کے لیے مولوی محمد حسین کی رائے بے شک قابل تعریف ہے۔

کیوں ایڈیٹر پیسہ اخبار صاحب! ابتو آپ خوش ہیں ہم مولوی محمد حسین کے ہم آہنگ ہوکر گورنمنٹ کے حضور باداب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جو شخص مؤلف براہین احمدیہ کی نسبت ایسا گمان کرے یا ایسے خیالات پھیلانا چاہے اُسکو اُسکی دروغگوئی میں ضرور سرزنش کرنی چاہیئے ہمیں اُمید ہے کہ مولوی محمد حسین کی اس زریں رائے کو پیسہ اخبار جلی قلم سے چھاپ دے گا۔ اب ہم اس امر کا بھی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس سے پہلے جہاد پر تحریریں شایع ہوئی ہیں اول تو جہانتک ہمارا علم ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کی کوئی تحریر اس سے پہلے نہیں نکلی اگر نکلی ہے تو اسکا ثبوت پیسہ اخبار کے ذمہ ہے وہ دکھاوے کہ ۱۸۸۰ء یا ۸۰ء سے پہلے مولوی محمد حسین نے کونسا رسالہ جہاد شایع کیا تھا؟ حضرت اقدس نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے لے کر جسکو ۲۲ برس سے زیادہ کا زمانہ ہوتا ہے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور اب تک اسکو پورا کر رہے ہیں چنانچہ براہین میں جو **اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس ضروری کے** عنوان سے مضمون لکھا تھا اور اس میں آپ نے یہ تجویز کی تھی کہ چند مولوی صاحبان جنکی **فضیلت** علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگوں کی نظر میں مسلم الثبوت ہوں اس امر کے لیے چن لیے جائیں اور اطراف و اکناف کے اہل علم کہ جو اپنے مسکن کے گرد و نواح میں کسیقدر شہرت رکھتے ہوں اپنی اپنی عالمانہ تحریریں جنمیں بطریق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہے جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو لکھیں جب سب خطوط جمع ہو جائیں تو یہ مجموعہ مکتوبات علماء ہند کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع میں بہ صحت تمام چھاپا جاوے اور اسکے نسخہ جات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان اور خاصکر سرحدی ملکوں میں تقسیم کیے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

پھر پیسہ اخبار بتائے کہ کیا یہ احسن تجویز مسلمانوں کی اظہار وفاداری کے لیے نہ تھی؟ پھر بتلائے کہ کتنے مولویوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہمکو کہنا پڑے گا کہ ایک نے بھی نہیں۔ اور جب کوئی اس خدمت کو کرنیوالا نہ نکلا تو خود حضرت مسیح موعود نے اس خدمت کو سر انجام دیا۔ اور اب تک اسی جوش میں چل رہے ہیں بلکہ سب سے بڑھکر یہ کام کیا کہ **اپنی شرائط بیعت میں اس امر کو داخل کر لیا** اور اسکو ایک مذہبی عقیدہ بنا دیا۔ اب پیسہ اخبار کو شرم کرنی چاہیئے اس قسم کا کمینہ جھوٹ بولتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے کی تحریریں جہاد پر بدرجہا بہتر ہیں۔ وہ ایک بھی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا اگر ایسی تحریریں پہلے سے موجود نہیں تو ڈاکٹر ہنٹر نے کیوں مستقل تحریر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے **دلی خیر خواہ نہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض** سمجھتے ہیں۔

محمد حسین صاحب اشاعۃ السنہ کی تحریریں

جو اس نے جہاد کے متعلق شائع کی تھیں اگر وہ بہت پہلے شائع ہو چکی تھیں اور بدرجہا بہتر تھیں تو انکو پڑھ کر بھی ہنٹر کو یہ رائے قائم کرنے کا موقع کیوں ملا؟ پیسہ اخبار اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے گا کیونکہ یہ صرف ایک کمینہ جھوٹ تھا جو اس نے بولا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے پہلے محمد حسین کی تحریر مسئلہ جہاد پر بہتر شائع ہو چکی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود

کے خلاف لکھنے سے اسے شرم کرنی چاہیئے۔

چوتھی غلط بیانی

پیسہ اخبار حضرت مرزا صاحب کی تحریروں کو مفسدانہ اور بغاوت انگیز تحریر کرتا ہے۔ بڑے شرم کی بات ہے کہ پیسہ اخبار نے آجتک کبھی ان مولویوں کے متعلق ایک لفظ نہ لکھا جو بغاوت پھیلانے کی کتابیں **اقتراب الساعۃ** اور **حجج الکرامۃ** وغیرہ بغلوں میں دبائے ہوئے خونی مہدی کا انتظار کرتے ہیں اور جو شخص ایسی مفسدانہ عقائد کی تردید کرے۔ اور صلح اور امن کی باتوں کی اشاعت کرے۔ جہاد کی حرمت کا فتوے شائع کرے اُسکی تحریریں پیسہ اخبار کے نزدیک مفسدانہ تحریریں قرار دیجاویں!

ہم مختصر طور پر حضرت اقدس کی کل تصنیفات کا خلاصہ پیش کر دیتے ہیں گورنمنٹ ضرور غور کرے کہ اس تعلیم کو پیسہ اخبار مفسدانہ قرار دینے میں بجائے خود مفسدانہ تحریر پھیلانے کا ارتکاب کرتا ہے یا نہیں؟

اوّل خونی مہدی اور خونی مسیح کی حدیثیں صحیح نہیں اور کوئی ایسا آدمی جو آکر محسن کشی کرے اور یوروپین بادشاہ کے گلے میں طوق ڈالکر اپنے سامنے لائے ہرگز ہرگز آنیوالا نہیں ہے۔

دوم۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی اطاعت اور وفاداری فرض ہے کیونکہ یہ **اولوالامر** میں داخل ہے۔

سوم اب دین کے لیے مذہبی لڑائیاں بالکل حرام ہیں۔ دین اور مذہب کے نام سے تلوار اُٹھانے والا اور گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کا خیال رکھنے والا اللہ تعالے اور اُس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایتوں کے خلاف کرتا ہے اور اسلام کی حدود سے نکل جاتا ہے۔

چہارم۔ آنے والا مسیح اور مہدی جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ ایک ہی شخص ہوگا جو مسیح ابن مریم کے نمونہ پر آئے گا یعنی جسطرح ابن مریم آکر موسوی جنگوں کا خاتمہ کر دیا تھا اور تلوار کو اُٹھا دیا تھا اسی طرح یہ مسیح محمدی جو مسیح موسوی کیطرح چودھویں صدی میں آئے گا امن اور سلامتی کا شہزادہ ہو کر آئے گا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نشان یہ مقرر کیا ہے کہ **یضع الحرب** یعنی وہ مہدی جسکا دوسرا نام مسیح ہے۔ اگر دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کر دے گا چنانچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دعوی کیا ساتھ ہی دین کے لیے لڑائیوں کے خلاف فتوی دیا۔ اور چونکہ **مسیح موعود** کا یہ نشان ہے اسلیئے حضرت مسیح موعود عم بار بار اپنی تحریروں تقریروں میں اس مسئلہ کی عام اشاعت کر رہے ہیں۔

پنجشم۔ جو شخص اسوقت دین کے لیے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے بظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا اس قسم کی کتابیں تلف کرنے یا کرانے کی تحریک قوم میں نہیں کرتا جو ایسے مفسدانہ خیالات پھیلا سکتی ہیں۔ یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے انکی وصایا۔ حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے۔

ششم۔ وہ مسیح موعود جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے اور جسکا کام جہاد اور دینی لڑائیوں کو اُٹھا دینا ہے اور دین کو سچائی کے انوار اور اخلاقی معجزات اور خدا کے قرب کے نشانوں سے دیگر متعارف مذاہب پر غالب کرنا ہے وہ میں ہوں۔

ہفتم حضرت مسیح علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اور یہ جو خونی مہدی کے منتظر مولوی اپنی غلطی سے انکو زندہ آسمان پر چڑھاتے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کے عقائد توحید کو بگاڑتے ہیں اور انکے معجزات انسانی حدود سے بڑھاتے ہیں صحیح نہیں ہیں اور ایسا ہی عیسائی جو ان کو صلیب کی موت سے مار کر ملعون قرار دیتے ہیں ہم کبھی خدا کے ایک برگزیدہ نبی اور راستباز کی نسبت یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ انکو ملعون کہا جاوے یہ عیسائیوں کی غلطی ہے۔

یہ امور ہیں جو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور تمام کتابوں کا خلاصہ ہیں۔ اگر پیسہ اخبار کے نزدیک یہ مفسدانہ ہیں تو گورنمنٹ خود اندازہ کر سکتی ہے کہ پیسہ اخبار کی اس رائے کے کیا معنے ہیں۔

پیسہ اخبار نے کمیشن کے تقرر میں جو امر زیر بحث لانا چاہا ہے اس میں بھی گورنمنٹ اور پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے ہماری دلی آرزو ہے کہ گورنمنٹ ایسی کمیشن بے شک مقرر کرے اور اس کیلئے غور طلب یہ امور ہوں۔

اوّل حضرت مسیح موعود عم اور اُنکی جماعت کے عقائد درباره مسیح و مہدی کیا ہیں؟ اور انکے مخالف الرائے مولویوں (جنمیں پیسہ اخبار بھی شامل ہے) کے عقائد کیا ہیں؟ خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر کون ہیں؟

دوم گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ جہاد کے حرام ہونے کا فتوی مسیح موعود عم نے دیا یا ان مولویوں نے جو خونی مہدی کے منتظر ہیں۔؟

سوم۔ کیا پیسہ اخبار نے بھی اس فتوی کو شائع کیا جو جہاد کی حرمت پر مسیح موعود عم کیطرف سے شائع کیا گیا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

چہارم۔ یہ تجویز سب سے اوّل کس نے کی تھی کہ کل جید اور معتبر اور اہل اثر علما اپنی مؤثر تحریریں جو گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور سچی اطاعت اور جہاد کے لغو خیالات کے ابطال کیلئے ہوں لکھیں اور وہ **مکتوبات علماء ہند** کے نام سے طبع ہو کر شائع کی جاویں۔ خصوصاً سرحدی علاقوں میں پھر کسقدر مولویوں نے اس تجویز کی تائید کی اور کتنوں نے عمل کیا۔؟

پنجم عملی طور پر کس نے ہمیشہ گورنمنٹ کی وفاداری اور جہاد کی حرمت کے عقائد کو کثرت کے ساتھ شائع کیا اور کر رہا ہے؟ اور ضروری موقعوں پر کس نے اپنی طاقت کے موافق مدد دی ہے مثلاً طاعون کے تدابیر پر یا ٹرانسوال کے مجروحوں کی ہمدردی میں۔

ششم۔ ایسی کتابوں کی نسبت جنمیں خونی مہدی اور خونی مسیح کے آنے کے متعلق اشتعال دلانیوالی تحریریں ہیں کس نے نفرت دلانی چاہی

ہفتم۔ مذہبی مناظرات کی اصلاح کس نے کرنی چاہی کہ دس سال تک مذہبی مباحثے روکدیئے جاویں یا کوئی فریق دوسرے فریق پر وہ اعتراض نہ کرے جو خود اُسکے اپنے مذہب یا کتاب پر ہو سکتا ہے یا دوسرے فریق کی مسلّم مذہبی کتب میں نہیں؟ اور اس اصول کی اشاعت میں جو امن اور صلحکاری کے لیے بہت ہی قابل قدر اصول تھا پیسہ اخبار یا ان کے ہمخیال مولویوں نے کہاں تک مدد دی ہے؟

ہشتم طاعون کے متعلق جو لوگوں کو اپنے اخلاق اور اعمال اور خدا سے سچے تعلقات

خدا تعالیٰ کے ساتھ اور گورنمنٹ کے ساتھ قائم کرنے کی ہدایت کی تو کتنے مخالفوں نے ایسی مفید اور مؤثر ہدایتوں کی اشاعت میں کوشش کی خود مسیح موعود اور اسکی جماعت نے یا پیسہ اخبار اور اسکے ہمخیال مولویوں نے۔

نہم۔ گندے اور فحش اشتہارات اور اشتعال دہ کارٹون کسنے شائع کیے حضرت مسیح موعود کی جماعت نے یا مخالفوں نے۔

دہم۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کا وفادار اور مناسب موقعوں پر امداد دینے والا رہا ہے یا ان مخالف مولویوں اور ملّان طبع پیسہ اخبار کا؟ تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کس کا خاندان گورنمنٹ کا ہمیشہ سے خیر خواہ رہا ہے۔

یازدہم۔ گورنمنٹ اپنی چٹھیوں میں حضرت مسیح موعود کی وفادارانہ خدمات کی قدر اور شکریہ کرتی ہی پھر پیسہ اخبار جو گورنمنٹ کیطرف منسوب کرتا ہے کہ وہ انہیں غیر خالص قرار دیتی ہے۔ اس الزام کا اثر خود گورنمنٹ اور ان خاندانوں پر جن کے تعلقات گورنمنٹ کے ساتھ ہمیشہ وفادارانہ اور دوستانہ رہے ہیں) پر اور عام رعایا پر کیا پڑیگا۔ یہ گیارہ امور ہیں جو سردست ہم پیش کرتے ہیں اگر پیسہ اخبار کمیشن ہی کا خواہشمند ہے تو ہم شوق سے اسکی آرزو کرتے ہیں۔

پانچویں غلط بیانی

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ "گورنمنٹ سے حضرت مسیح موعود نے خطاب مانگا ہے" خطاب مانگنے میں کوئی شرعی اخلاقی۔ عرفی۔ گناہ ہے یا نہیں اور اس سے کسی مامور من اللہ کی شان پر کوئی حرف آسکتا ہے یا نہیں یہ سوال خود پیسہ اخبار کے حل کرنے کے قابل ہے اور ہماری رائے میں تو جب خدا تعالیٰ کا مامور و مرسل مسیح ابن مریم ہیرودیس کی رومی گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتا ہے اور اسکی ماتحتی میں اسکی اس شان اور عہدہ میں کوئی فرق نہیں آسکتا تو اگر محمدی سلسلہ کا خاتم مسیح موعود برٹش گورنمنٹ کی ماتحتی پر ناز کرے اور گورنمنٹ اپنی) قدردانی اور بندگی کا ثبوت دے تو کیا عیب؟ کیونکہ مامور کی شان و بندگی اس خدمت کے لحاظ سے ہوتی ہے جو وہ خدا کی طرف سے لیکر آتا ہے + تاہم حضرت مسیح موعود کی طرف سے کبھی کوئی درخواست عطائے خطاب کے لیے پیش نہیں کی گئی اگر پیسہ اخبار گورنمنٹ اور پبلک کو گمراہ کرنا نہیں چاہتا تو آیندہ ایسے شرمناک اور کمینہ جھوٹ بولنے سے شرم کرنی چاہیے۔ بلکہ ہم نے الحکم نمبر ۴۴ جلد ۵ صفحہ ۵ میں مندرجہ ذیل فقرے لکھے ہیں جو پیسہ اخبار کو آنکھیں کھولکر پڑھنے چاہییں۔

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ جہاد حرام ہے اور اسکی اطاعت خدا کے اُس حکم کے موافق ہے جو اس نے اولو الامر کی اطاعت کا دیا ہے ہم گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری میں خدا تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہیں۔ اسی لیے ہمیں اس امر کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ ان خدمات کے لحاظ سے جو احمدی قوم کے لیڈر کی طرف سے ۲۵ سال سے مسلمانوں کو جہاد کے متعلق غلط فہمیوں کے دور کرنے اور گورنمنٹ کی سچی اطاعت کے رشتہ میں منسلک کرنیکے متعلق ہو رہی ہیں گورنمنٹ سے کسی خطاب یا اجر کی اُمید رکھیں ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارا ہادی ان باتوں کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا ہم گورنمنٹ کی ساری عطوفتوں اور کرمفرمائیوں کی اسے جان سمجھتے ہیں کہ ہماری جان و مال ہماری عزتیں خدا تعالیٰ نے اس محسن گورنمنٹ کے ذریعہ محفوظ کر دی ہیں اور ہمیں آزادی بخشی ہے کہ ہم ان سچی اور پاک ہدایتوں کو جو ہمارا امام لیکر آیا ہے مشتہر کر سکیں اور محض اس گورنمنٹ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ان درندہ طبع لوگوں سے بچایا جو ہمارے خون حلال جانتے اور ہمارے مال و اسباب اور عورتوں تک چھین لینے میں ثواب سمجھتے ہیں۔"

اب ہر ایک دانشمند دل غور کر سکتا ہے کہ یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ ہمیں خطاب کی خواہش ہے جو شخص گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کو خدا کا حکم سمجھکر بجا لاتا ہے اور اپنے دعویٰ کی سچائی کو دلیل ٹھیراتا ہے اس کے لیے تو تمام خطاب سے بڑھ کر ایسی محسن گورنمنٹ کا وجود ہی ہے جس کے سبب سے اسکی پاک اغراض و مقاصد کی اشاعت ہوتی ہو۔ پیسہ اخبار گورنمنٹ کے وجود اور ان نعمتوں اور برکتوں کی قدر جو اس کے آنے سے حضرت مسیح موعود اور اسکی پاک جماعت کو پہونچی ہیں کیا کر سکتا ہے؟ وہ انکو معمولی بات سمجھتا ہے مگر ہم اسکو خدا کا فضل سمجھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بعض مواضع کے ساتھ درج ہے۔

غرض خطاب کی خواہش ان لوگوں کو ہو سکتی ہے جو خطاب ہی کے لیے کوئی کام کریں سچی اخلاص اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رضا کے لیے نکریں اس سے گورنمنٹ یہ بھی سمجھ سکتی ہے کہ مسیح موعود کے تعلقات جو گورنمنٹ کے ساتھ ہیں وہ محض خدا کی رضا کیلئے ہیں جو سب سے زبردست اور قوی ہیں اور ہمارے مخالفوں کے تعلقات کی تہ میں خدا اور خلوص نہیں بلکہ دنیا اور خود غرضی ہے + ہاں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ اپنی قدردانی سے اور ان تعلقات کی بنا پر جو حضرت مسیح موعود کے وفادار خاندان کے ساتھ ہیں وہ ان خدمات کی اپنی جگہ قدر کرے تو یہ امر گورنمنٹ کی شان کو بڑھانیوالا ضرور ہے گو حضرت مسیح موعود اس سے بے نیاز ہیں اور انکی یہ خدمات محض خدا ہی کے لیے اور اپنے فرض کو ادا کرنے کے لیے ہیں۔

یہ غلط بیانیاں ہیں جو پیسہ اخبار نے اپنی حدید اشاعت میں کی ہیں + ہم دیکھیں گے کہ پیسہ اخبار ان واقعات کو اب کسطرح چھپاتا ہے۔

آخر میں ہم مولوی محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کے الفاظ میں مسلمانوں اور گورنمنٹ کے حضور یہ کہکر اس مضمون کو سردست ختم کر دیتے ہیں "کہ ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اسکے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہے پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہیں تو کیا ہے؟ خیر خواہان سلطنت و پیروان اسلام ان یاوہ گو حاسدوں کی ایسی باتیں ہرگز نہ سُنیں اور اس کتاب یا مؤلف کیطرف سے سوء ظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سُنے گی بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہونچائے گا اسکو اُس کی دروغگوئی پر سرزنش کرے گی۔" فقط +

قصیدۂ اشتیاقیہ معروضہ بجناب حضرت امام از ابو یوسف مبارک علی سیالکوٹی

ہے پوچھتے نہیں ذرا کہ میں کیوں حزین و نزار ہوں
وہاں بے نیازیکی حد نہیں یہاں خاکساری کی حد نہیں
نظر عنایت یار نے مجھے بے نیاز بنا دیا
مجھے فرصت اتنی نہیں کہ میں رخ غیر پہ کروں اک نگہ
پھری بے رخی نے رقیب کو سر بزم ایسا خجل کیا
صدمات فرقت یار نے کیا اس سال مجھے بیٹکر
کوئے یار میں ہے رواں سدا میری روح مثل نسیم گل
نہ قتیل خنجر درد ہوں نہ نشان تیر ملال ہوں میں
نہیں مجھ کو نقش و نگار پر نہ شجر پہ اور نہ ثمار پہ
دل مبتلا ہوا ہے حق کسی پیچ میں نہیں مبتلا
مجھے اسکی یاد میں بیخودی نے کچھ ایسا سرو پا کیا
مجھے اس سے ہے سرو کا بس ہوں غلام قاصد یار کا
وہ رسول سرور انبیا وہ حبیب حضرت کبریا
وہ حبیب کا بھی حبیب ہے وہ ہر ایک دکھ کا طبیب ہے
وہ امین رب کریم ہے وہ رؤف ہے وہ رحیم ہے
ہوئی معرفت مجھے اسکی جب تو ہوا میں عاشق لطف رب
یہ فیض مہدی دیں کہ میں جو غلام احمد پاک ہے
صنما ہو مجھ پہ سلام حق کہ تو ظل نور رسول ہے
مجھے ناز ہے تیرے عشق کا کہ مسیح خیر انام ہے تو
ہے وہ ذوق تیرے کلام میں کہ [illegible]
تری آرزو ہی رضا مجھے ہے مراد خاطر مبتلا
تری برکتوں سے ہوا بہرہ چوکہ تو گنج فضل رحیم ہے
تو ہے شمع محفل انبیا تو ہے نور خاتم اولیا
تو ہے خاتم خلفائے حق تو ہی نور دیدۂ اولیا
تو ہے روز احمد پاک ہے تو ہی ناصری کا مثیل ہے
تو ہی مہدی اور مسیح ہے تو بلیغ ہے تو فصیح ہے
تو نبی وقت ہے اے امیں تو ہے نائب شہ مرسلیں
ہے یہ آرزو دل حزیں تری آستاں پہ سر ہوں میں
نہیں اضطراب و بیکلی نہ غم حصول متاع ہے
تو مسیح رب حلیم ہے تو کریم ابن کریم ہے
کرم و نوازش و لطف تو تری اک نگاہ [illegible]
مری داستان کو تو سن ذرا کہ [illegible]
کہیں نسترن ہے کھلا ہوا ترے باغ میں کہیں یاسمین
دل زار میں ہے یہ آرزو کہ [illegible]
ترو تازہ باغ رہے ترا ترے وصف میں ہوں [illegible]
تو امام اہل رشاد ہے ترا دست دست رسول ہے
تری روح روح رسول ہے تو جناب حق میں قبول ہے
تو ہے جبکہ سایہ مصطفیٰ سر مہر خاتم انبیا
ہے نقیض ختم یہ مدعا کہ مسیح ناصری آئے گا
کہاں آئیگا وہ جو مر چکا ہے سری نگر میں پڑا ہوا
یہی حق ہے تو جو کہہ رہا یہی راستی ہے یہی صفا
یہی آرزو ہے مری دعا ترا [illegible] پہ رہے فدا

مگر ان کو یاد ہے دمبدم کہ میں آن کا عاشق زار ہوں
بڑھی ایسی بیخودی اے کہ بھی کہ قربان شفقت یار ہوں
نہ رقیب کا مجھے ڈر رہا نہ کسی کے طعنے و نگار ہوں
چمن صحیفہ یار میں گل معرفت پہ نثار ہوں
کہ چرا رہا ہے وہ مجھ سے آنکھ میں اسکی آنکھ میں خار ہوں
بنوں گل چشم حبیب گر تو عجب ہے کیا کہ غبار ہوں
کوئے یار باغ نشاط ہے تو میں اسمیں مثل بہار ہوں
در آزلیستہ بروئی خود میں شہید ابروئے یار ہوں
سیر شب ناظر دلربا کہ حریص حسن نگار ہوں
وہ اسیر کاکل یار ہے میں امین عشق نگار ہوں
کہ نہ اپنی ہی مجھے ہے خبر نہ کسی کا واقف کار ہوں
کہ گل ریاض عرب ہے وہ میں اسی چمن کا ہزار ہوں
شہ دوسرا ہے وہ مہ لقا میں اسی کا عاشق زار ہوں
وہ شریف ہے وہ نجیب ہے دل و جاں سے اسپہ نثار ہوں
وہ قسیم دار نعیم ہے میں فتادہ بر در دار ہوں
وہ شہ عجم ہے شہ عرب میں غلام شاہ کبار ہوں
وہ امام نیک شعار ہے میں غلام طرز گذار ہوں
ترے عشق و درد میں مبتلا میں فدائی صحبت یار ہوں
تری روئی خوب کا شیفتہ ترے در پہ لیل و نہار ہوں
ہے پلایا تو نے وہ جام مے کہ سدا ہی مست خمار ہوں
تو ہی خوش اگر تو میں خلد میں ترا سایہ گیر جوار ہوں
تو ہے بحر جود و عطائے حق میں ہی تشنہ لب بکنار ہوں
ہے تو شکل و صورت مصطفیٰ جسے دیکھ شیفتہ وار ہوں
تو ہے آفتاب سمائے حق میں مثال ذرہ نثار ہوں
تو حکیم ہے تو فہیم ہے ترا دل سے شکر گذار ہوں
تو حسین ہے اور تو ملیح ہے بتہی تیرا چاکر زار ہوں
تو رسول حق ہے کھلی دلیل ترے معجزے [illegible]
ترا آستان ہو وطن مرا نہ محب دار و دیار ہوں
نہ فراق دولت و زر سے کہ فدائے صبر و قرار ہوں
مجھے آرزو ہے دعا ہے بس [illegible]
تو ہے ظل خاتم انبیا میں فدائے شاہ خیار ہوں
ترے گلستاں [illegible]
کہیں ہے سرو سوسن ترا باب کہیں [illegible]
ہے یہ پاس حق کہ ترے [illegible]
ترے دشمنوں کا عدو ہوں کہ عدو اہل نفاق ہوں
تجھے موج کہر کا ڈر نہیں تری کشتی پہ سوار ہوں
تو رسول عین سو ہے تجھے خبر ہے [illegible]
تو ہے نقض ختم یہاں ہوا میں حصین اہل نفاق ہوں
ہے یہ ستر فکرت نارسا میں خلاف طبع شرار ہوں
ہے نشان قبر جو کہہ رہا کہ مسیح کی میں مزار ہوں
ہو عدو اگرچہ جو ال خفا میں تو صاف صدق شعار ہوں
ہو مبارک اپنا لقب یہ اگر میں تیرا حامی کار ہوں

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس بحمد اللہ تندرست ہیں اور رسالہ نزول المسیح علی المنار لکھ رہے ہیں۔

(۲) سید محمد السعید شامی طرابلسی صاحب رسالہ ایقاظ الناس جو سات سال ہوئے اپنے ملک کیطرف حضرت اقدس کی کتابیں لے کر گئے تھے اس ہفتہ واپس ہوئے ہیں مخالفوں نے انہیں قسم قسم کی تکلیفیں دیں اور کتابوں کو جلا دیا + افسوس اور تعجب ہے کہ باایں ہمہ جب ہم سلطنت برطانیہ کو رومی سلطنت پر ترجیح دیتے ہیں تو ہمیں گالیاں دیجاتی ہیں۔

(۳) جناب مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب معہ اپنے والد ماجد جناب مرزا نیاز بیگ صاحب واپس قادیان تشریف لے آئے امید ہے بقیہ ایام رخصت دارالامان میں بسر کرینگے جو ۲۳ فروری تک ہے۔ بابو محمد صاحب لودھیانہ تشریف لائے۔ اور بھی کئی دوست مختلف مقامات سے آئے۔ اور چلے گئے۔

(۴) اسی ہفتہ میں حافظ غلام مرتضیٰ خان صاحب ساکن بنوں تانک کا جو حضرت مولانا نور الدین صاحب سے طب اور حضرت امام ہمام علیہ السلام سے بیعت و استفادہ روحانی حاصل کرنے آئے تھے اور وہ پہلے تونسہ والوں سے تعلق بیعت رکھتے تھے بعارضہ بخار انتقال ہو گیا حضرت امام علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(۵) حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت کی آخری دو تین ناساز رہی مگر جس نوع کی ہمدردی اور سچی غمخواری بیماری کے بستر سے اٹھا اٹھا کر بیماروں کے دیکھنے اور علاج کیلئے باہر لے ہی آتی رہی اس فتنہ کا استقلال اور ہمدردی حقیقت میں قابل رشک ہے ولنعم ما قیل

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دعا جل عطا فرماوے

(۶) میگزین کا نمبر دوسرا انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ فروری تک شائع ہو جاوے گا جس میں مدیر پنجاب کے مشہور و معروف اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کے ایک نوٹ پر حضرت مرسل صمد کا زبردست آرٹیکل ہوگا۔

(۷) منشی عبد الحق صاحب کا رسالہ بہت جلد طبع ہو کر شائع ہونے والا ہے۔

(۸) ہفتہ زیر اشاعت کے آخری دنوں میں مطلع کسی قدر ابر آلود رہا بارش نہیں ہوئی۔

(۹) جنوری ۱۹۰۲ء کو ایک مادہ خوک قادیان میں جنگل سے آگئی جس نے ایک عورت کے انگوٹھے پر کلہاڑی زخم لگایا۔ خوش قسمتی سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن موجود تھے جنہوں نے بڑی ہمدردی اور خیر خواہی اور ریوری دانشمندی کے ساتھ اس زخم کو سی دیا۔ اس قسم کے لوگوں کی خدمات کا ایک ... خرچ کرنے بدون قادیان والوں کو ملنا حضرت مسیح موعود ہی کے پاک وجود کی برکت سے ہے کئی سو آدمی جمع ہو کر مارنے کے لیے باہر نکلے مگر افسوس کہ اس نے کئی اور آدمیوں کو کاٹا جنہیں ایک قادیان ہی کا باشندہ تھا ... ڈاکٹر صاحب نے سیا جزاہ اللہ خیر الجزا۔

(۱۰) ہمیں یہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور تقریب دورہ ۳ فروری ۱۹۰۲ء کو قادیان میں مقام کریں گے امید کی جاتی ہے کہ صاحب ممدوح قادیان کی صفائی کے معاملہ میں پوری غور کریں گے۔ کیونکہ ان ایام وبا میں ان امور کیطرف ازبس توجہ درکار ہے جو مضر یا مفید صحت ہوں

(۱۱) بیعت کرنے والوں کے نام۔

بیعت

ابراہیم ولد فتح الدین۔ تلونڈی ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ ڈاک خانہ قادیان۔

قائم علی صاحب " " "

میاں بلندا صاحب " " "

میاں عمر الدین۔ ننگل " " "

میاں عمر الدین موچی۔ قادیان۔

میاں وہاب الدین صاحب۔ چھتر۔

سیری لسنہرہ ضلع ہزارہ۔

میاں غلام الدین صاحب " "

ملا محمد علی صاحب " "

منشی احمد حسن صاحب وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

غلام علی صاحب ساکن رہلو ڈاک خانہ خاص ضلع کانگڑہ۔ تھانہ شاہ پور۔

میاں ابراہیم صاحب ساکن شیخو پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ ڈاک خانہ چکوہ۔

علی قدر صاحب طالب علم امیدوار امتحان مڈل سکول ساکن سوڈہ ڈاک خانہ خاص تحصیل چکوال ضلع جہلم

محمد رمضان صاحب ساکن قصبہ گومت ضلع علی گڑھ ڈاک خانہ خیر ال ملازم ملیٹری ڈیپارٹمنٹ کوہاٹ نمبر ۳۔

چودھری رحیم بخش صاحب حبیب نمبردار موضع تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

چودھری علی گوہر صاحب " "

میاں عبیدا صاحب " " "

چودھری محمد بخش صاحب ساکن ڈیہریوالا " " ڈاک خانہ کلا نور۔

محمد دین صاحب۔ کھارا۔ ضلع گورداسپور قریب قادیان

محمد عمر صاحب نمبردار " " "

خان محمد صاحب ولد عبد العزیز صاحب ساکن جیلان ضلع گجرات پنجاب حال وارد افریقہ

فتح محمد صاحب ولد غلام اکبر صاحب " "

عبد اللہ صاحب ولد حشمت صاحب ساکن بہوٹہ ضلع گجرات حال وارد افریقہ۔

میاں محمد رمضان صاحب۔ ولد میاں فضل صاحب ساکن گہیر بیرا " " "

معرفت فضل الرحمن صاحب ڈاکٹر ہاسپٹل نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ یوگنڈا ریلوے۔

میاں وزیر الدین صاحب نمبردار ملک نمبر ۲۷

میاں سندی صاحب خیاط نارووال ضلع سیالکوٹ

امام خان صاحب ولد حسین خان صاحب ساکن صدر بازار سیالکوٹ

عنایت اللہ صاحب محرر چونگی نارووال

سید سلطان احمد صاحب ولد سید مہر شاہ صاحب " "

دلی داد خان صاحب معہ والدہ و ہمشیرہ ساکن گھوگھیاٹ ڈاک خانہ میانی ضلع شاہ پور

میاں احمد الدین صاحب " "

سلطان احمد صاحب " غلام احمد صاحب "

منشی محمد صدیق صاحب " چودھری غلام نبی ولد چودھری عباس خان " محمد چودھری

ملک بہاول بخش صاحب پٹی دار "

چودھری نذر محمد صاحب " غلی محمد صاحب "

بعض صاحب اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے مناسب ہے کہ پورا لکھیں اور نام صاف لکھیں

محمد سراج الحق نعمانی جمالی

مذہبی دنیا کی خبریں

عیسائیوں کی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے ترقی کے نام سے ایک ماہواری رسالہ شروع سال سے شروع کیا ہے۔ اس میں یسوع مسیح کے عنوان سے جو مضمون لاہور کے بشپ صاحب نے لکھا ہے اس پر ایک مفصل مضمون الحکم کی اگلی اشاعت میں ہم لکھیں گے انشاء اللہ تعالے

امریکہ میں ہولی گیوسٹ نام سے ایک جدید مذہبی فرقہ کھڑا ہو گیا ہے جس کا صدر مقام ہی قصبہ سائیر کیس (نیویارک) میں ہے اور پادری اس کے ڈاکٹر لنینٹ کلیر ہیں جو سیاہ پوشاک پہنتے ہیں صرف گلو بند ہی سفید ہوتا ہے بالوں میں مانگ نکالتے ہیں اور اپنے فرقہ کو بیان کرتے ہیں ان کے اصول یہ ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ سب سے برتر سب کا پیدا کنندہ ہے۔

(۲) انسانی ترقی یعنی خداوند تک پہنچنے کی کوئی حد نہیں۔

(۳) غیر گوشت خوار ہیں۔

(۴) ہر فرد بشر سے خلوص۔ ملکی معاملات سے علحدگی عمدہ لوگوں کی صحبت۔

یسوع کی خدائی ماننے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ خود ان کے اندر ایسی کشمکش پیدا ہوئی ہے کہ یسوعی خدائی کا تختہ اب ٹوٹنے والا ہے۔

دمشق سے مکہ معظمہ تک سلسلہ ٹیلیگراف قائم ہو چکا ہے اور یمن کا سلسلہ بھی قریب الاختتام ہے اب جدہ سے مکہ معظمہ تک تار برقی لگانے کے لیے ستون گاڑے جاتے ہیں۔

کنور مہر نام سنگھ نے دیسی عیسائیوں کی تعلیم کے لیے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔

عسل مصفیٰ

مولفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب۔ حضرت اقدس کے دعاوی کی تصدیق میں اور معترضوں کے اعتراضوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور بسیط ۸۰۰ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین اور مالیر کوٹلہ میں حکیم محمد زماں صاحب ... کو علاوہ محصول ڈاک ملتی ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے طبع ہوا